پنولین بوناپارٹ

فرانس کے عظیم الشان بہادر

اور

یورپ کے جنگجو سپاہی بادشاہ

کی

سوانح عمری

تیسری مرتبہ سنہ ۱۹۲۳ء میں

منصور حیدر راجہ

خادم التعلیم اسٹیم پریس لاہور میں باہتمام اسماعیل عبد المجید پرنٹر چھپا

نپولین بوناپارٹ

کی

سوانح عمری

ایک نامور آدمی کی بابت مختلف رائے

مرحوم ولیم میک پیس تھیکرے بنی آدم کی حالت - طاقت اور کمزوری دانائی
اور حماقت کا نہایت عمدہ مصوّر تھا اور اسے اپنے دستیسے اپنے زمانہ طفولیت
کے ایک مشہور واقعہ بیان کرنیکا بہت شوق تھا چنانچہ اُس نے اپنے نہایت
مشہور تصنیف کے دیباچہ میں بھی اسے ذکر کیا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہندوستان
میں پیدا ہوا اور سات برس کی عمر میں بنگال سے انگلستان میں لایا گیا -
جیسے اکثر انگریز بچے ہندوستان جیسے گرم ملک میں پرورش نہیں پا سکتے یہ اینگلو
انڈین لڑکا جو آئندہ ایک بڑا داستان نویس ہوا اسی زمانہ میں نہایت زرد رو
رستے میں جہاز نے سنٹ ہلینا پر لنگر کیا اور دیسی خدمتگار چھوٹے صاحب
ولیم کو ہوا خوری کیلئے اندر لیگیا اور ایک باغکے احاطہ کے پاس کھڑا ہوا اسکے
اندر ایک تنومند آدمی اپنی دونو ہاتھ پیچھے کئے ٹہل رہا تھا - اس سیاہ فام ہمارے ننھے خدمتگار
نے آہستہ سے اسکے کان میں کہا وہ بوناپارٹ ہے وہ ایک ہیر روز کھاتا ہے اور
جتنے لڑکے اسے مل جائیں سب کھا جاتا ہے

قدیم زمانہ کی تاریخ کہ اس نہایت نامور آدمی کا ذکر اس پیرایہ میں اول ہی
اول کمسن تھیکرے کے آگے بیان کیا گیا اور کچھ اس ہندوستانی

خدمتگار ہے۔ ہا عام مشہور خیالات کے مقابل جو بونا پارٹ کی بابت تھے کوئی
مبالغہ نہ تھا خصوصاً انگلستان میں بونی لوگوں کے نزدیک بوجی کا مترادف
سمجھا جاتا تھا۔ جو ایک لفظ مخفف ہے جس کے معنی ایک خیالی مہیب صورت
ہر قسم کی متضاد ہیئتوں اور برائیوں سے متشکل ہے۔ کوارسیکا کا نودولت کاری کا
کا چور مردم کش عفریت غیرہ ایسے ایسے نفرت انگیز لقب اگر زمانہ نہیں تو لین کیواسطے
تراشے جاتے۔ باوجود ان تمام ہولناک واقعات کی حالت متحدہ کے اکثر حصوں میں
بونا پارٹ کی طرف لوگوں کے خیالات اچھے بھی تھے مگر اس پر عموماً لوگوں کو اعتقاد تھا
تھا کہ ایک چھپری والا دکاندار پانیکو کی نام جسے بعد میں ایرلینڈ بیچ کی گاڑیاں
ایجاد کیں تھیں گرفتار کیا گیا اور اسے سخت ہدایت کی گئی۔ کہ بونا پارٹ کی سیسے
کی مورتیں نہ فروخت کیا کرے ورنہ بغاوت و فساد کی سزا پائیگا؟

تاہم اسی عزت کے نام پر فرانسیسی قوم سال بسال اپنا جان و مال قربان کرتی
رہی۔ اور اسی شہر کے تختی میں بہادر سپاہی نہایت جان نثاری کے ساتھ اپنے
دشمنوں کا یکے بعد دیگرے برابر مقابلہ کرتے رہے اور اسی نودولت کا نام بہت سے
فرانسیسیوں کے حق میں نہ صرف میدان ہی میں باعث فتح و نصرت تھا بلکہ گھر میں بھی نوید
امن و کامیابی سمجھا جاتا تھا۔ جس وقت بادشاہ سلامت کی صدا بلند ہوتی تھی اور
سرداروں کی آراستہ جماعت کے درمیان وہ معروف شکل سادہ لباس میں نمودار
ہوتی تھی تو وہ لوگ ساری مصیبتوں اور خطرات و مشکلات کو بھول جاتے تھے
جنہیں اب تک اس شخص کی حالت میں واقع ہوا بہت کم کسی میں پیدا ہوا ہوگا اسکی
قسمت میں لکھا تھا کہ عروج کے سب سے اونچی منزل پر جا پہنچے اور پھر تنزل کے تحت
الثریٰ میں جا پڑے تھوڑی دیر کیلئے عروج کے بلند زینہ پر کھڑا ہو کر اپنی
اپنی قوم کو دکھا دیا کہ انسانی کوشش یہاں تک کام کر سکتی ہے اور حسن تدبیر سے
اس درجہ تک فروغ حاصل کر سکتے ہیں اور پھر خود تنزل سے ثابت کر دیا کہ
خوبی دی قوت کس قدر سریع الزوال اور انسانی شان و شوکت کس درجہ

بے بہا نہ سے ہے!

جب ہم نپولین اعظم کے تاریخی حالات کو پیچھے پھر کر دیکھتے ہیں تو سب قابل غور یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اسکے چال چلن اور عروج کی نسبت تمام مورخین کی رائیں باہم بالکل متضاد ہیں بعض اسکو غافل سپاہی بتاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قسمت سے اعلیٰ رتبہ کو پہنچ گیا تھا۔ اور وہ خود غرضی سے اپنے عروج کے سامنے کسیکے فائدہ کی پرواہ نہ کرتا تھا کشت و خون کرتا ہوا تخت پر پہنچا تھا اور خلق اللہ پر ستم کے دروازے بند کر دئے تھے بعض کہتے ہیں کہ وہ نہ صرف بہادر جنگ آور تھا بلکہ مدبر سلطنت بھی تھا۔ اور بنی نوع انسان کی بہبودی اور مجلسی معاشرت کی اصلاح کو اسکے ہاتھ کی پسندیدہ اور مقبول نشانیوں میں سے بتاتے ہیں بعض اسکی ذات میں محض بزرگی دیکھتے ہیں اور بعض صاف برائی بیزار شاہ اور امرکین ایک کی بابت تو ہم یہ کہ سکتے ہیں جیسا کہ مکالے نے میل کا لم مصنف سوانح عمری کلائیو کی کہا تھا کہ ان لوگوں کا جوش محبت تاریخ نگاری کے فرض کو بھلا دیتا ہے اور دونو نے کملسح میں سوائے دانائی اور انصاف کے اور کچھ نہیں دیکھ سکتے لیکن ایلیسن طرفدار سلطنت جمہوری ہیں شہنشاہ فرانس کو نہایت حقارت اور نفرت کیساتھ مجسم ظلم کہتا ہے اور سر والٹر سکاٹ جسکی لمبی چوڑی تصنیف نپولین بونا پارٹ کی سوانح عمری اسکی زمانہ شہرت پر دھبہ لگاتی ہے صحیح النسب بادشاہ ہونے کے فائدہ کیطرف واقعات کا رخ پھیرتا ہے۔ ایک جلد باز او منصب مخالف کیطرح معتبر اتفاقات کو سنی ہوئی باتوں کے ساتھ خلط ملط کر کے ملکی گروہ کے سامنے پیش کرتا ہے تاہم تمام تصویریں نپولین کی اصلی صورت سے کسیقدر ملتی جلتی ہیں۔ طرفداری اور تعصب سے جا بجا بگڑ گئی ہیں تاہم ہر ایک بہت اچھی طرح ایک ایسی چال چلن کا نقشہ ظاہر کرتی ہے جسمیں بھلائی اور برائی طاقت اور کمزوری عجیب طور پر جمع ہوئی تھیں جسنے اسکی تاریخ کو نظر انصاف سے دیکھا ہے وہ اسکی بڑی غلطیوں اور جرموں کا انکار نہیں کر سکتا لیکن یہ بھی اسکے ساتھ ہی ہے کہ محض خراب آدمی اپنے تابعین کے دلوں پر اسقدر قابو ہرگز نہیں پا سکتا!

کہ وہ اسکی پیروی میں اسقدر محو ہو جائیں کہ تمام مکروہات کو فراموش کردیں اس صدیکے ایک بڑی شہرہ عورت لکھتی ہے۔ اسمیں لوگونکو اپنی طرف کھینچ لینے کا مادہ تھا اسلئے قبر میں بھی باعزت سونا حق بجانب اسکے ہے"؟

ہم چاہتے ہیں کہ اب بسبیل اختصار اسکے عجیب حالات زندگی اور اسکے مختلف کوائف چال چلن کو بیان کریں کیونکہ بڑی چیز وہی تصویر جتنی دور سے لیجائے اتنی ہی صحیح اترتی ہے اور زندگی اسمیں کبھی معلوم ہوتی ہے ساٹھ برس ہوئے کہ اس قیدی (نپولین) کو قبر میں سلادیا جسکے آگے اسکے زمانہ عروج میں بڑے بڑے شہنشاہ اور سلاطین سر جھکاتے تھے۔ اقتضاء وقت نے لوگوں کے دلوں کو تعصب کو بھی بہت محو کر دیا ہے۔ اسلئے اب ہم اچھے اور پورے معلومات کی صاف روشنی میں اپنے ناظرین کے آگے نپولین کو بطور حاکم اور بحیثیت انسان پیش کرتے ہیں اور اس بات کا بہت خیال رکھتے ہیں کہ اپنی طرف سے نہ کچھ کمی ہو اور نہ کچھ زیادتی

لڑکپن کا زمانہ اور تعلیم

نپولین بوناپارٹ کارلو بوناپارٹ وکیل کا دوسرا بیٹا تھا اسکی ماں کا نام لیٹی شیا تھا ۱۵ اگست ۱۷۶۹ء کو اجیکو واقع کارسیکا میں پیدا ہوا اسکا خاندان قدیم اور شریف تھا جس کا نام چودہویں صدی سے لیکر آج تک امرائے اٹلی کی کتب تاریخ میں پایا جاتا ہے نپولین پیدائش سے کچھ پہلے کارسیکا فرانس کے ساتھ ملحق ہوگیا تھا اور مسیس کونٹی ڈی بیولی جو بعد میں انگلستان جاکر ڈاکٹر جانسن اور گولڈسمتھ کا دوست اور نشر بری کلیسا و مجلس علماء کا معزز ممبر منتخب ہوا۔ اپنے ملک کو فرانس کی غلامی سے آزاد کرانے کیلئے سخت کوشش کررہا تھا۔ کارلو بوناپارٹ بیولی کا دوست اور اسوقت میں اسکی اردلی میں تھا لیکن بعد ازاں اسنے انتظام پر اپنی دانائی سے راضی ہوگیا اور جو کچھ عرصہ کے بعد کارسیکا کیطرف سے دربار امرائے فرانس میں بطور وکیل کے بھیجا گیا؛

نپولین اور اسکے چار بھائیوں یوسف لیوسین لوئی اور جیروم اور اسکی تین بہنوں الیس کیرولائن اور پالائن کی خبرگیری اسکی ماں کو کرنی پڑی یہ نہایت مردانی عورت تھی اور اس لائق تھی کہ روم کی شہزادی ہوتی۔ نپولین اکثر اپنی والدہ کے استقلال دلیری۔ دانائی و دیگر اوصاف حمیدہ کا ذکر کرتا تھا۔ یہ فقرہ وہ کہتا تھا کہ میں کسی سے ڈرتا اور گھبراتا نہ تھا جسکو چاہتا مار بیٹھتا تھا اور نوچ لیتا تھا گھر بھر مجھ سے ڈرتا تھا لیکن اپنی ماں کے سامنے ذرہ شوخی نہ کر سکتا تھا اور اس سے ڈرتا تھا۔ وہ جھوٹ سے نفرت کرتی اور نافرمانی سے خفا ہو جاتی تھی اور لڑکوں کے کسی قصور سے درگذر نہ کرتی تھی جب نپولین کی چھ برس کی عمر تھی اس زمانہ کا ایک عجیب پرلطف بیان ہے کہ موزے اسکے ایڑیوں تک لٹکے ہوئے ہیں۔ اور لڑکیوں کے مدرسہ میں جہاں وہ بھیجا گیا تھا سب کا لاڈلا اور کھلونا بنا ہوا ہے اور ایک خوبصورت لڑکی سے ہاتھ گیا کہ جسکی ہاتھ سے لپٹا ہوا ہے اور جھنجلا جھنجلا کر غصہ کے ساتھ لکڑی اور پتھروں سے ان کمبخت لڑکوں پر حملہ کرتا ہے جو کوچوں میں اسکے پیچھے لگے ہوئے اسکے ناموزون جرابیں پہنے اور اس لڑکی سے محبو بننے پر اسکے چھیڑنے کیلئے ہجو شعر کہتے ہیں لڑکوں کے شعر کے معنے اس قسم کے تھے کہ نپولین کیا کوسی ٹا پر عاشق ہو گیا ہے؛

اسقدر عیال و اطفال کی پرورش کرنا ایک بہت مشکل کام تھا کیونکہ کارلو بوناپارٹ ایک غریب آدمی تھا اسلئے اس نے خوشی کے ساتھ اپنے بیٹے نپولین برائن کو فوجی مدرسہ میں داخل کرا دیا اور یہاں یہ لڑکا مارچ ۱۷۷۹ء سے ۱۷۸۴ء تک رہا اسکی لیاقت میں کسی کو کلام نہ تھا اور وہ نہایت ہی لائق ریاضی دان اور عالم تھا اسکا ہم مکتب بوری ان جو بعد میں اسکا سکتر ہوا اسکی نسبت یوں لکھتا ہے ستام سلوک میں بے غرض اور کم گو تھا۔ غریب ہونیکے باعث وہ دوسرے لڑکوں کے کھیلوں سے الگ رہتا تھا اور اپنی فرصت کے وقت پلوٹارک کی سوانح عمری اور اسی قسم کی دوسری تصنیفات کے مطالعہ میں صرف کرتا تھا۔ وہ عبارت آرائی پر کچھ خیال

نہیں کرتا تھا اور زبان لاطینی سے متنفر تھا۔ بہر قصے کی سزا جب اسکے لئے تجویز ہوتی تو یہ مغرور لڑکا اپنے آپے سے باہر ہو جاتا۔ ایکدفعہ سخت موسم سرما میں اس نے لڑکوں کو برف کا قلعہ بنانے کے لئے اشتعال دی پھر دو فریق الگ الگ ہو گئے ایک محافظ قلعہ اور دوسرا حملہ آور دونوں نے اس بہادری اور ثابت قدمی سے اپنا اپنے فرض کو ادا کیا کہ چوٹ آنیکی وجہ سے حکام کو قطعی ممانعت اور سخت مداخلت کرنی پڑی ۱۷۸۳ء میں اپنے سب ہم جماعت طلباء سے فائق رہنے کے سبب پیرس کے فوجی مدرسہ میں سال آئندہ داخل ہونے کیلئے منتخب کیا گیا اور موافق اسکے ۱۷۸۴ء کے آخر میں اسطرف کو روانہ ہوا۔

بوناپارٹ کی عمر ٹھیک پندرہ برس کی تھی جب وہ پیرس کے فوجی کالج میں داخل ہوا لیکن باعتبار ذہانت اور فکر کے اچھا خاصہ پورا مرد تھا۔ فضول خرچی عیش و عشرت سے جو کالج میں بہیں ہی تھی متنفر ہو کر چند ماہ کی سکونت کے بعد اپنے سب پرنسپل کے نام ایک چٹھی لکھی جسکا مضمون یہ تھا کہ سپاہیوں کو جنہیں فوجی زندگی بسر کرنی ہے ان عیش و آرام کی چیزوں کا عادی کرنا حماقت ہے جوان نیک اثر کیلئے ناموزون اور غیر ضروری ہیں اور بے باک ہو کر یہ بھی لکھ مارا کہ سوا کھانے پکانے کے باقی اور سب کام کہ بجائے اسکو بصرف زر کثیر نوکروں سے کراتے ہیں یہ جوان اپنے ہاتھ سے خود کیا کریں تو بہت بہتر ہوگا پرہیزگار زندگی بسر کرنے اور اپنے تئیں صاف رکھنے کے عادی ہو کر وہ زیادہ مضبوط بن جائینگے اور سختی موسم کو برداشت کر سکینگے اور لڑائی کی محنت سہنا سیکھ جائینگے اور اپنے ماتحت سپاہیوں پر بھی ایسی ہی عزت اور جان نثاری کا اثر ڈال سکینگے۔

آغاز زمانہ سپاہگری ٹولون

حکام کالج اس نوجوان نکتہ چین کو جلد عرض امتحان میں لائے مدرسہ فوجی میں ابھی ایکسال بھی اسکو نہ رہنے پایا تھا۔ کہ توپخانہ میں سب لفٹنٹ ہو گیا

اور فوجی کالج کا کام بدستور سابق جاری رہا کئی دن کے بعد ویمیر میں ایک ضیافت
کے موقعہ پر جہاں کہ بادشاہ اور شاہزادے جمع تھے نیپولین نے تذکرۃً یہ الفاظ کہے کہ جب
میں ایکیزی میں گدائی کرتا تھا یہ فقرہ سنکر سب کے سب چونک پڑے اسیطرح
فریڈرک جنٹس گوتد ستھ کی فوج میں جب یہ سوس لفٹنٹ تھا تو ایک روز سر
جوشوا کی میز پر بھی اس نے یہ الفاظ کہے تھے؟

دکنیز رفع ڈ آفائیں - ڈوسپے (فلینڈرس) اور اوگبردل (برگندی) وغیرہ جہاں
جہاں اسکی پلٹن رہی اس افسر توپخانہ کی بابت اسی قسم کے قصے سنے جاتے ہیں جنسے
اسکی سخت پرہیزگاری طاقت اور شوق کتب بینی عجیب سرگرمی کے ساتھ ظاہر
ہوتی ہے اس زمانہ میں بھی بر آئین میں وہ اپنی آئندہ زندگی کیلئے تیار ہو رہا تھا
اور اسکے ساتھ کے افسر عیش و عشرت کرتے تھے اکدونیں وہ ایک حجام کے ہاں
رہا کئی سال کے بعد جنرل ہو کر جب وہ اس شہر میں سے گذرا تو اسنے اس حجام
کی عورت سے پوچھا کہ ایک نوجوان افسر بونا پارٹ کو جانتی ہے جو پہلے کبھی تمہارے
پاس رہتا تھا اس نے جواب دیا ہاں مجھے یاد ہے وہ ایک کج خلق نوجوان تھا اپنے
کمرہ میں بند رہتا تھا اور اگر کبھی باہر نکلتا تھا تو کسی شخص کے ساتھ بولنے میں
فروتنی ہرگز نہیں کرتا تھا اسنے کہا اے میری نیک بی بی اگر میں اپنا وقت اسطرح بسر کرتا
جیسا تم چاہتی ہو تو میں اب اٹلی کی فوج کا کمانڈر نہ ہوتا جب فرانس کی بغاوت ہوئی جنسے
اپنے بھاری طوفانی جھوکے کیساتھ ظلم و ستم کے خس و خاشاک کو فنا کر دیا جسنے کئی
صدیوں سے انسانوں کو بہائم کی سی حالت تک پہنچا دیا تھا (رین اوف ٹیرر) خوف کی
حکومت کے زمانہ میں وہ جوان افسر لفٹنٹ کرنیل ایک سال کا ہو گیا اسوقت سلطنت
جمہوری غیر ملک کے غنیم کا مقابلہ کر رہی تھی اور اپنا سکہ جار رہی تھی اور بادشاہ کے موافق
لیگ اپنے شہروں میں مثل مارسیلز لین اور ٹولن کے باغی ہو گئے ٹولون میں جہاں بہت
سا فوجی سامان تھا ایک انگریزی جہاز بندرگاہ پر آپہنچا اور کیپٹی حفاظت عامہ نے جسکے سپرد
سلطنت کا کام تھا ارادہ کر لیا کہ چاہے جو کچھ ہو مگر یہ بطرح سے لیا جاوے۔ وہ فوجی افسر

منو اکلا ٹوز اور ڈوبٹ جو فن سپہ گری میں بہت مہارت نہیں رکھتے تھے اور ایک اصلی کتاب کا سے مصور رہ چکا تھا۔ اور دوسرا طبیب جب اس جگہ کے لینے میں ناکامیاب ہو کے تو بہادر پڑھا جرنیل ڈیوگومیر ٹولون کے آگے کمانڈر بنایا گیا اور نپولین توپخانہ پر مقرر ہوا ڈیوگومیر کو جب اس جوان کرنیل کی تجویز حملہ آوری کی بہادری اور انوکھے پن تعجب ہوا تو اسکی بی بی نے صاف کہدیا۔ کہ اس جوان آدمی کو بھی کام کرنے دو۔ تم کو زیادہ جانتا ہے اسکی تجویز یہ ہے کہ کام کوششیں چھوٹے جبرالٹر کے مقابل میں ہونی چاہئیں ایسے موقع پر تھا کہ اس کو بندرگاہ نظر آتا تھا اسلئے اسکو قبضہ میں آنے سے انگریزی جہاز ولکا بیڑا توپخانہ کی زد میں آسکتا تھا اور جہاز سمندر کا رستہ لینے پر مجبور ہوتے تھے نپولین اس محاصرہ کی جان تھا۔ ہر ایک چیز کا خود انتظام کرتا تھا اور جب گولہ انداز مارا گیا تو اپنی ہاتھ سے بھر تارہا خود ڈایٹ کہتا ہے کہ جس وقت میں لشکر کی چوکی کیطرف جاتا ہمیشہ ہی اسپر توپخانہ کو اپنی جگہ پر پاتا تھا اور بہت ہی کم سوتا تھا زمین پر کوٹ میں لپٹ کر پڑ رہتا تھا اس نے کبھی اپنی توپخانہ کو نہیں چھوڑا۔ محاصرہ ٹولون نپولین کی شہرت کا پہلا ہی موقعہ تھا اور اس نے اس موقعہ پر اپنی ہمت اور اولو العزمی سے جو اسکی سرشت میں تھی بہت کچھ کام کرلیا۔

اس کی کامیابی کے قاعدے

اسکے بعد وہ اٹلی کے لشکر میں توپخانہ کا جرنیل ہوا اور یہاں پھر جرنیل ڈومربین نے جسکے دستہ کیساتھ یہ تعلق رکھتا تھا پھر اس جماعت کو یہی لکھا۔ کہ مہم کی کامیابی بہت کچھ جرنیل توپخانہ کی عملی انتظام کا نتیجہ تھی کوئی ایسا مستقل کام کرنیوالا نہیں تھا جیسا کہ یہ پرجوش جوان جرنیل اسکے مربیوں نے جو اس کے سامنے تعریفوں کا دبان سلگانا شروع کیا تو آخر شب اسکے دماغ میں سے وہ مست اور بد دماغ ہو گیا لیکن ابتدائی زمانہ میں وہ بہت لائق آدمی تھا۔ وہ کہا کرتا تھا۔ کہ فتح نہایت مستقل آدمیوں کو ملتی ہے اور اس کو نہ صرف لڑائی کی فتوحات بلکہ ہمیشہ ہر معاملہ کی کامیابی انکی مرہون تھی جس کام میں ذرہ سی بھی کسر باقی رہجاتی تھی اسکو وہ ویسا ہی ناقص سمجھتا تھا گویا کہ ابھی کچھ ہوا ہی نہیں۔ ایک امریکہ کا مصنف لکھتا ہے الفرڈ گستوس شاہ سویڈن اور چارلس دوازدہم بڑے جفاکش بادشاہ ہوئے

ہیں لیکن ان میں سے ایک نے بھی نیپولین کا دسواں حصہ بھی کام نہیں کیا اسکی حسن جیت اور لیاقت عزت اور کامیابی کو دو زینے تھے جن کے ذریعہ سے یہ سلسلہ جاری رہا۔

جن لوگوں پر بباعث عالی خاندانی پایہ اس ذریعہ سفارش رعایت طرفداری ہوتی تھی تو اسکو بہت ناگوار گذرتا تھا اور ہمیشہ اسکا مقولہ یہ تھا کہ اور بہت معقول کہ ملازمت لیاقت پر منحصر ہونی چاہئے جو کام اسکو کرنا ہوتا تھا وہ پہلے اسے خوب غور اپنی جبلی ذہانت سے سمجھ لیتا تھا پھر دل و جان سے اس میں مشغول ہو جاتا تھا اور اپنی طاقت پر پورا بھروسہ رکھتا تھا اور ایسی موقع پر ثابت بھی کر دیتا تھا کوئی عمدہ تجویز جسکا عملی نتیجہ پیدا نہیں ہو سکتا اسکی پسند نہیں آتی تھی وہ ان خیالی تجویز کرنیوالوں کو جو لوگ سلطنت کی خیالی تہا نہایت حقارت سے دیکھتا تھا جو ملک کیلئے ناممکن اور جھوٹی علاج تجویز کرتے تھے جب وہ گورنمنٹ کے مختلف محکموں میں آدمیوں کو بھرتی کر رہا تھا تو اس نے کہا مجھے ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو عقلمند ہوں اور کم گو وہ فصاحت و بلاغت کی کچھ پرواہ نہیں کرتا تھا مگر اپنے سپاہیوں کو جوش دلی کو بھڑکا دینا خوب آتا تھا پارلیمنٹ کے خاص خاص مقررہ لوگوں کی نسبت اس نے کہا کہ تو کام بیان کی طاقت بند ہو حقیقی باتوں کی طرف نہیں توجہ کرنا چاہئے عملی دلیلوں کے آگے انکی لسانی نہیں چل سکتی کونسل میں بہت سے لوگ تھے جو مجھ سے زیادہ فصیح اور زبان آور تھے لیکن میں انکو ہمیشہ شکست دیتا تھا ایسی سادہ دلیلوں کہہ دو اور دو ملکر چار ہوتے ہیں جیسا جن کے ساتھ اسکو واسطہ پڑا ان سب کو اپنی مستقل محنت اور کام کرنے میں جلدی سکھائی یہ وہ کام ہے کہ کام کر رہا ہوں یہ ایک عذر تھا جو ایک شخص نے نیپولین کے آگے کیا تھا وہ اپنی فرض کو نامکمل چھوڑ کر چلا آیا تھا نیپولین نے جواب دیا کہ تمہارے لئے رات نہیں تھی۔ ایک اور شخص سے اس نے کہا جو کچھ چاہو مجھ سے مانگو سوائے وقت کے جو میری طاقت سے باہر ہے

زمانہ کی تقسیم و شادی

حکومت خوشحال ... کو ... معاملات ... لوگوں ... اس کے گروہ ... کے جو پولیس اور باغی بہت ناخوش ... ہر جگہ ... وہ ... کہ ... انہیں ... لگے اور ... معاملات سے نکال دیا جنہیں ... گورنمنٹ نے ... وظیفہ دیں اور ... لیڈرز کے حکام جنکے یہ مددگار ...

بند کر دیا گیا تو یہ لوگ سخت بیزار ہوئے جیکوبنس نے چند بار بغاوت کی کوششیں
کیں لیکن وہ فوج کی مدد سے دبا دی گئیں لیکن اب اطراف پیرس سے ایک نہایت سخت
اور طاقتور بغاوت اٹھی جس میں غدار خاندان شاہی شہر کیا تھا اور یہ جگہ خوب گی
سینٹ جومس تھی جو چھپے ہوئے شاہی خاندان کے ممبر دل اور ٹولیس آتے ہوتے
جلاوطنوں کی جائے آمد رفت بھی کن ونشن کو خوف تھا کہ یہاں سے جو حملہ ہوگا وہ
اسکو اسطرح برباد کر دیگا جیسا کہ ۱۰۔ اگست ۱۷۹۲ء میں شاہی حکومت برباد
ہو گئی اس بغاوت کا سرغنہ لے پل لیٹی اریا فیلس سٹیٹ کا ممبر تھا۔ اور چالیس ہزار
آدمی اس مفسدہ میں شامل ہونے کیلئے تیار ہوئے جرنیل مینین جو فوج کن ونشن کا کمانڈر
تھا کمزور اور متلون مزاج آدمی تھا اس نے مسلح باغیوں کے ساتھ ایسا رعایتی
برتاؤ کیا کہ اسکیشن والوں نے اس پر حرامی کا شک کر کے اسکو گرفتار کر لیا۔
نہایت خوفناک زندگی میں کن ونشن نے بیراس کو جو تھرمیڈورین کے خاص لوگوں میں
سے تھا چیف کمانڈر نامزد کیا اور بیراس نے کن ونشن کے آگے تجویز پیش کی
کہ نپولین میری ماتحتی میں دیا جائے جسکو وہ نہایت لائق جانتا تھا میر مجلس نے
اس سے پوچھا کیا تم کن ونشن کے بچاؤ کا ذمہ لیتے ہو جوان افسر نے جواب دیا ہاں
میر مجلس نے حیران ہو کر کہا کہ بیرس نے ایسی مہم کے لئے ایک پستہ قد آدمی کو کیا سمجھ کر
چن لیا ہے پھر نپولین سے پوچھا۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ مہم کس قدر عظیم الشان ہے
اس نے جواب دیا پورے طور پر اور سائل پر آنکھیں جما کر کہا میری عادت ہے
کہ جس چیز کو اختیار کرتا ہوں اسکو پورا کر کے چھوڑتا ہوں ایسے شخص کے استقلال میں
کوئی شک نہیں تھا پانچہزار فوج جو مقیم کی چالیس ہزار قومی گارڈ کا مقابلہ کرنے
کیلئے استعمال ہو کر اسکی کمانڈ میں کی گئی باغیوں نے جنرل ڈیمن کی ماتحتی میں ٹو ٹیریز
پر ۵ اکتوبر کو حملہ کرنیکا مستقل ارادہ کر لیا جیسا کہ ۱۰۔ اگست کے مشہور
واقعہ میں ہوا تھا۔
لیکن نپولین نے اپنی فوج کو ایسی خوش تدبیری کے ساتھ کھڑا کیا کہ باغیوں

کی متفرق فوج باہم مل سکے بوناپارٹ کی توپ کوچوں کو صاف کر رہی جاتی تھی اور
پانچ اکتوبر ۱۷۹۵ء کو وہ اس تدبیر کو عمل میں لایا جسکی اس نے ۲۰ جولائی ۱۷۹۲ء کو
تجویز کی تھی۔ فوج دشمن میں آگ لگ گئی تو اور قریباً اپنے دو ہزار آدمیوں کو جو
مارے گئے تھے۔ کوچوں میں چھوڑ گئے اس شام کو پیرس خاموش رہا دوسرے روز بہیز
سکشن اور ایک روز سکشن سی ہتھیار چھین لیے گئے اور پھر مفسدہ کا خوف نہ رہا
بوناپارٹ اپنی حسن خدمات کے صلہ میں اندرونی حصہ ملک کی فوج کا کمانڈر
ان چیف بنایا گیا۔ بوناپارٹ کی زندگی میں ۱۷۹۶ء اسلئے زیادہ قابل یادگار ہے
کہ اسمیں بلا کسی کی ماتحتی کے خاص اپنی کوشش سے پہلی دفعہ اس نے یورپ کو
اپنے ذہن کی روشنی سے حیران کر دیا۔ اور نیز اسی سال میں ۱۱۔ مارچ کو یعنے فوج اٹلی میں داخل
ہوکر کوچ کرنے سے کئی روز پہلے اس نے اول مرتبہ شادی کی اسکی عورت جوزے فائن
جنرل بوہارنیس فرنچ کمانڈر کی بیوہ تھی جو رین آف سیسر (خوف کی حکومت) میں
سولی چڑھایا گیا تھا۔ اور بلحاظ پیدائش کے کری اول تھی (یعنی وہ لوگ جو امریکہ اور
مغربی انڈیز میں یورپین والدین سے پیدا ہوتے ہیں وہ ایک نسل ہے مسمی جوزف دی لا پیجری
کی لڑکی تھی اور جزیرہ مارٹنی کی کوٹھی میں پیدا ہوئی تھی اپنی آخر عمر میں بہت خوش ہوکر
کہا کرتی تھی۔ کہ ایک دفعہ ایک بڈھی جادوگرنی عورت نے میرے ساتھ پیشینگوئی کی تھی
کہ تو ملکہ سے بھی زیادہ رتبہ پائیگی وہ اپنے خاوند سے عمر میں کچھ بڑی تھی۔ اور وہ اسکی نہایت
محبت کرتا تھا لیکن خاص کاموں میں اسکو دخل نہیں دینے دیتا تھا وہ مہربان نیک۔
ہردلعزیز اور دلکش عورت تھی لیکن کسیقدر کوتہ اندیش اور بہت ہی فضول خرچ تھی
خصوصاً پوشاک میں۔ بوری ان نپولین کا سکتر جو زلفائن کا حال لکھتا ہے کہ جیسا ایک
سر پر قرض بڑھ جاتا تو نہایت بے چین اور خوف زدہ ہوتی اور گھبراتی لیکن اسکے لیے
ضروری تھا کہ وہ اپنے ... تعداد قرضہ ظاہر کرے ...
یعنی ... لیس ... کو ... ضرور ... تھی ...
اول سے لیا جس سے جوزفائن نے سچ کر چھپایا تھا بلوری ...

معاملہ کی یہی خدمت سپرد تھی چیزوں کی تعداد اور انکی قیمتوں کو دیکھکر حیران رہ گیا
ارسٹیس ٹوپیاں ایک مہینہ میں خرید ہوئی تھیں جن کے صرف پر ملے ہوئے دلم اٹھارہ
سو فرینک لگائے تھے جو کی قیمت میں نا جدو لیٹ کی اُن سے معلوم ہوا تھا کہ قیمتیں کسقدر
زیادہ لگائی گئی تھیں ایک استبانہ سوداگر جسنے اپنے حساب میں سمجھا اسی ہزار فرینک کے
بتیس ہزار وصول پالئے تھے فخر کرتا تھا کہ میں بھی میں نے بہت نفع اٹھایا ہو

کس طرح فتح حاصل کرنی چاہئے جنگ ۱۷۹۶-۱۷۹۷ء

نپولین کی تمام زندگی میں کسی چیز نے ایسا عمدہ اثر پیدا نہیں کیا جتنا کہ اسکی ۱۷۹۶ء اور
۱۷۹۷ء کی اٹلی کے جنگوں نے کیا کچھ مدت بعد سنہ اس سے بڑی لڑائی لڑی اور زیادہ عزت جگہ
پر ممتاز ہوا لیکن ابتک کہ اسکی قواعد جنگ کے عادی نہیں ہوئے تھے۔ اسکی نرالی طرز
فن جنگ سے بالکل علیحدہ تھی بدھا پیری تھیکرے کی کتاب کرانیکل اوصاف دی ہیڈم
میں کہتا ہے کہ یہ لڑکا پھٹے پرانے کپڑوں میں ہمارا جنرل ہو کر آیا ہے شاید کوئی کمانڈر
کبھی ایسی قابل افسوس حالت میں لشکر کا چارج لینے نہیں بلایا گیا۔ اس جوان افسر نے
سب سے پہلے فوج کیطرف یوں خطاب کیا اے سپاہیو تمہیں کافی کپڑے۔ اور کھانا
نہیں ملتا۔ گورنمنٹ تمہاری بہت قرضدار ہے لیکن تمہیں کچھ دے نہیں سکتی۔ میرا
ارادہ ہے کہ تمہیں دنیا کی نہایت سرسبز زمینوں میں لے چلوں دولتمند صوبے
اور بڑے بڑے شہر تمہارے اختیار میں ہونگے وہاں تم عزت۔ شان اور دولت
پاؤ گے اٹلی کے سپاہیو۔ کیا تم بہادری یا ثابت قدمی میں کم رہوگے سپاہیوں
نے بخوبی سمجھ لیا۔ کہ اسکے معنی ہیں کہ پیرس میں کمزور ڈائرکٹری پر منحصر رہنا بے
فائدہ ہے جو کچھ تم چاہتے ہو خوراک۔ کپڑے۔ زر تمہیں اپنے لئے آپ دشمن سے
حاصل کر لینا چاہئے۔ لڑائی سے لڑائی کا خرچ نکالنا اور اپنی فوج کو اپنے آپ
معاش حاصل کرنیکے ڈھنگ سکھانا نپولین کی اولے کرامت تھی جیسا کہ ڈیوک
... میں مشہور ویلنگٹن کی تھی۔ طاقت اور تیزی سے اضافہ کا سبب لڑائی کی مد

نہایت ضروری صفات بیان کئے گئے ہیں اور کبھی چستی چالاکی کسیقدر فوج کثیر کا نعم البدل بھی ہو سکتی ہے بونا پارٹ کی حکمت عملی یہ تھی کہ اپنے دشمنوں پر فرداً فرداً ایسے موقع پر حملہ کرتا تھا جہاں انکو امید حملہ کی نہیں ہوتی تھی اور دشمن کے ایک دستہ کو نابود کرنیکی کوشش کرتا تھا پیشتر اسکے کہ دوسرا اسکی مدد کو پہنچے۔ اسلئے وہ اپنے سپاہیوں سے کوچ میں بہت محنت چاہتا تھا اور ان کے سر بچانے کیلئے انکے پاؤں سے زیادہ کام لیتا تھا۔ اور خود بھی بہت چلتا تھا جب وہ اول ہی اول لشکر میں آیا تو صرف چھبیس برس کا تھا۔ اسکی نو عمری کے لحاظ سے اسکے بعض ماتحت افسروں نے جو پرانے جنرلوں میں سے تھے علمی اور طریق جنگ پر اسکو چند نصائح دینا چاہا وہ نہیں جانتے تھے کہ کس شخص کے ساتھ انہیں واسطہ پڑا ہے جوان کمانڈر ان چیف نے کہا اے شریف آدمیو وہ شخص ابھی شیر خوار بچہ ہے وہ وقت گذر گیا جب دو دشمن باہم اتفاق رائے سے لڑائی کی جگہ مقرر کر لیتے تھے اور وہاں ٹوپی و دستار کر ایک دوسرے کو سلام کرتے تھے۔ پھر آگے بڑھکر نہایت ادب سے کہتے تھے کہ ہاں جناب مہربانی فرماکر لڑائی شروع کیجئے اور پیاشاہ نون ٹے نائی کی لڑائی میں انگریزوں اور فرانسیسوں کی تہذیب اور خوش اخلاقی کی طرف نگاہ نہیں دشمن کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالنا چاہئے تجربہ کار جنرل ہمارے مقابل فوجوں کو لاتے ہیں یہی ہمارے حق میں اچھا ہے۔ ان کا تجربہ میرے آگے نہیں چل سکیگا وہ طریق جنگ کی اپنی کتابیں بھول گئے ہیں ایک یہاں کو نہیں سوجھیگا کہ کیا کرنا چاہئے۔ اور یہ جھوٹی شیخی نہیں تھی جب نپولین کو اپنے مطلب کے حصول میں کچھ وقت واقع ہوتی تھی تو اس سے زیادہ قاعدہ کے برخلاف جانیوالا کوئی نہیں ہوتا تھا۔ اور پرانے تجربہ کار جنرلوں کیلئے وہی بیقاعدہ لڑائی پر از مصیبت و حیرانی ہوتی تھی کوئی بھی دشمن اپنے ارادوں کے چھپانے کا ایسا ڈھب ایسے طور سے نہیں رکھتا تھا جیسا بونا پارٹ۔ [illegible]

کچھ بھی امید نہ ہوتی تھی وہاں دشمنوں کے نہایت نازک موقعہ پر اچانک جا نکلتا اگر ممکن ہوتا تو زیادہ تعداد فوج کے ساتھ اور اپنے حملوں کی تیزی اور سختی سے اپنے دشمنوں کو حیران کرنے میں کامیاب ہوتا - ۱۲ - اپریل کو مونٹی نوٹی پر آسٹریا کے جنرل ڈی آرگنٹو کو اس نے سخت شکست دی یہ فتح اسکے فتوحات کے سلسلہ طویل میں سے پہلی تھی اس لئے بہت عرصہ بعد کہا میری عظمت و شہرت کے آغاز کی تاریخ مونٹی نوٹی کی لڑائی ہے اپنی فتح سے فائدہ اٹھانیکے لئے آگے بڑھا اور ۱۳ و ۱۴ تاریخ کو ڈیگو اور ملے سیمی مو میں آسٹریا والان پر پھر حملہ کیا - اس طرح سے آسٹریا اور سارڈینیا کی فوجوں کو باہم مجتمع ہونے سے جسکی وہ تجویز کر رہے تھے روک دیا - بوڑھا بیولیو آسٹریلیا کا جنرل ۱۲ ہزار آدمی اپنی فوج کے چند روز میں لٹوا کر مجبوراً ہی کو واپس لوٹ گیا اور جنرل کولی اپنے رسالہ کو لیکر اپنے مالک والی کے ملک کی حفاظت میں مشغول ہوا لیکن بیس تاریخ کو اسے اس نوجوان جنرل نے اسکو کیوا پر شکست دی اور دوسرے دن منڈووی کیٹری لڑائی جیت لی علاوہ جھنڈوں اور پندرہ سو قیدیوں کے بڑے بڑے باروت خانہ فاتح کے ہاتھ لگے نپولین نے اپنے اصولوں کی پابندی کی اور اپنے پیچھے دشمن کے قلعوں کا خیال نہ کیا اور ٹیورن کی طرف بڑھا ✦

سارڈینیا کے بادشاہ کو بھو کے نیم مردہ لشکر سے ایک نئے کمانڈر ان چیف کا پندرہ روز میں اسقدر فتح حاصل کرنا نہایت عجیب معلوم ہوا باہم ملنے سے روکنا اور پہلے ہتھیار دیدینے اور پھر صلح کی درخواست کرنا ... بھی ... پہلی ... فرانسیسیوں کو آسٹریا والوں کے ... سردی میں لڑنے کی آزادی حاصل تھی اپنے تاج و تخت کو قائم رکھنے کا یہی ایک ڈھب ملا تھا اسکے مطابق اس نے صلح

گرلی - اور بونا پارٹ اپنی فوجوں کو آگے ایڈج پر لے گیا - جوان جنرل نے اپنے سپاہیوں کو ایک پرجوش خطاب میں صاف صاف کہہ دیا کہ تم نے ابھی تک کچھ نہیں کیا کیونکہ ابھی بہت کچھ کرنے کے لئے باقی ہے لیکن پھر بھی جو کچھ اس نے کیا تھا اس سے زیادہ تھا جو کن وشن نے تین برس میں حاصل کیا تھا اس نے مقابلہ فوج کو توڑ دیا اور شاہ سارڈینیا کو مجبور کیا کہ اپنے لشکر کو صلح کی حالت میں رکھے - وہ شرطیں جن پر بادشاہ سے صلح کی گئی تھی یہ تھیں کہ وہ نائس اور سیوائے فرانس کو دیدے اور بڑے بڑے قلعے فرانسیسیوں کے حوالے کرے اور شاہی جلاوطنوں کو اپنے ملک سے نکال دے۔ بڈھا جنرل بے لو پیچھے ہٹ گیا جبکہ فاتح فرانسیسی آگے بڑھے - ہمت کرنی آدمیوں کی فتح اور تاریخ کو دیا ہے ایڈا کے ایک نہایت تنگ پل سے اتر کر صرف ایک دستہ پیادہ فوج کے ساتھ حملہ کیا اور دشمنوں کو حیران کر دیا تھا اسکی تمام شہرت کا باعث ہوئی اور یہ وہ موقعہ تھا جہاں سپاہیوں نے خوش ہو کر اسے شل کارپوریل (چھوٹا پیادہ فوج کا سب سے چھوٹا افسر) کا لقب دیا - ہنگری کے ایک بڈھے افسر نے جو نپولین کے ہاں قید تھا - اور اسکے ساتھ نپولین باتیں کیا کرتا تھا ایک موقعہ پر اسکو نہ پہچان کر شکایت کرنے لگا کہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا - ہمیں ایسے جنرل سے مقابلہ کرنا پڑا ہے جو ابھی ہمارے آگے تھا اور آناً فاناً ہمارے پیچھے آگر ہم پر وار کرنے لگا اور پھر فوراً ہمارے بازو پر آ گھیرا - ہم نہیں جان سکتے کہ کس طریقہ پر کھڑے ہوں اب اس قسم کی لڑائی سے کیا بس چلے جو سراسر قاعدے کے برخلاف ہے - لوڈی کی فتح نے تمام لومبرڈی کو فرانسیسیوں کے آگے کھول دیا اور چند روز کے بعد فتح مندی کے ساتھ میلان میں داخل ہوا - پارما اور موڈینا کی چھوٹی چھوٹی جاگیروں نے سارڈینیا کیطرح خوشی سے الگ کر لئے اور - نیپولین اور پوپ روم کے متعلق جتنی سلطنتیں تھیں - سب نے ان کی پیروی

کی۔ جون کی آخیر میں فرنچ ریپبلک کا سہ رنگا جھنڈا لومبرڈی کے ہر ایک قلعہ پر سوائے منٹوا کے لہرانے لگا۔ یہاں آسٹریا والوں نے اٹلی کو اپنے قبضہ میں رکھنے کے لئے آخری مقابلہ کیا۔ متواتر شکستوں سے دل شکستہ ہو کر بیولی اپنے کمانڈری سے علیحدہ ہو گئے۔ آسٹریا کی چار فوجیں منٹوا کی مدد کو بھیجی گئیں۔ پہلی بوناپارٹ نے پانچ اگست کو کسٹگ لی۔ ان پر شکست دی۔ دوسری روڈی ایڈ اور بے سینو کی لڑائیوں میں برباد ہوئی تیسری آر کولا پر تین دن کی سخت لڑائی میں ہلاک ہو گئی چوتھی فوج دربار آسٹریا کی ان لوگوں کے خلاف دربار آسٹریا کی آخری کوشش کا اظہار تھا۔ جبکہ وہ فرانسیسی ڈاکو کہتے تھے بونا پارٹ کی لیاقت ایک دفعہ پھر فتح ریولی میں ظاہر ہوئی جہاں ایک شکست فاش نے ایلونسی کی کوششوں کا خاتمہ کر دیا جو آدھے آدمی میدان میں کٹوا کر ٹیرل کی طرف پسپا ہو گیا۔ بروڈیرا جو دنیا کے والنٹیروں اور باقی فوج کا کمانڈر تھا۔ اپنے فوجوں کے اپنے آپ کو سپرد کرنے کے لئے مجبور کیا گیا۔ اور چار مہینوں کے محاصرہ کے بعد منٹوا فاتح کے ہاتھ میں آیا اس عرصہ میں تئیس ہزار اہل قلعہ میں سے صرف بارہ ہزار نو بچ رہے تھے۔

بوناپارٹ صلح نامے کرتا ہے

پیپل گورنمنٹ نے (وہ گورنمنٹ جو پوپ روم کے متعلق ہے) جس نے فتح آسٹریا کی امید پر فرانس کے ساتھ دشمنی شروع کی تھی اب خوشی سے ٹولنٹینو کے عہد نامے سے صلح منظور کر لی۔ ڈائرکٹری نے یہ سوچ کر کہ آسٹریا صلح کے لئے فکرمند ہو گا۔ جنرل کلارک کو نپولین کے کیمپ میں آسٹریا کے ساتھ شرائط کرنے کے لئے بطور نمائندہ کے بھیجا۔ جوان نمائندہ

غروسے کہا کہ جو میں اپنے حقوق خیال کرتا ہوں انہیں کسی کو دخل نہیں دینے
دونگا۔ آور کلارک سے کہا اگر تم یہاں میری ہدایات کے مطابق کام کرنے کے
لئے آؤ تو بہتر۔ ورنہ تم جسقدر جلد گھر ہیں چلے جاؤ جہاں سے آئے ہو اتنا ہی تمہارے
لئے بہتر ہوگا لیکن آسٹریا والے گرٹی کے ساتھ اسوقت بھی صلح کرنا بہت تلخ
معلوم ہوتا تھا جب فرانسیسیوں نے پہلے پہلے ان کو کہا کہ صلح کر لو تو انہوں
نے نہایت بے پروائی سے جواب دیا کہ دنیا میں تو ہم فرنچ ریپبلک کو پہچانتے
ہی نہیں لیکن اسوقت دوسری طاقتوں نے اس نئی مگر بہت حقیقی اور
قوی طاقت کو بضرورت قبول کر لیا تھا۔ پرشیا اور سیکسنی نے فرانس کے
ساتھ علیحدہ علیحدہ رابطہ قائم کیا۔ اور روس جہاں ضعیف العقل شہنشاہ
پال بے باک کیتھرائن کا جانشین ہوا تھا۔ یہ چاہتا تھا کہ کسی طرف نہ بولے
جب دنیا پر دباؤ پڑا تو آسٹریا نے بھی آخرکار مصلحت وقت کو پیش نظر کیا
لیکن اس سے پہلے ایک اور شکست اور ذلت اسکی قسمت میں تھی نپولین کی
ابتدائی صلح کے بعد کیمپو فارمیو کا ایک محدود عہد نامہ ہوا اور اس موقعہ پر
نپولین نے اس معاملہ میں بھی اپنی کمال دانائی کا اظہار کیا آسٹریا والوں نے
اپنے عہدنامہ کی اول شرط میں یہ لکھا کہ ہمارا شہنشاہ فرنچ ریپبلک
کو قبول کرتا ہے نپولین نے کہا اس جملہ کو کاٹ دو۔ ریپبلک سورج کی
مانند ہے اندھے ہی اسکو نہیں دیکھ سکتے ہم مختار رہیں اور کوئی گورنمنٹ
جو ہم چاہیں گے قائم کر لینگے۔ شاید ابھی سے اسکی نظر میں وہ دن پھرنے
لگا تھا جبکہ فرانس کی سلطنت جمہوری حکومت شاہی میں تبدیل ہو جائیگی
وہ خود بیان کرتا ہے کہ دریائے لوڈی کے خوفناک پل سے گذرنے
کے بعد میں اپنی طاقت سے با خبر ہوا۔ اور اپنے سپاہیوں کی بیحد محبت
اور جان نثاری پر بھروسہ کرتے یہ خیال میرے دل میں پیدا ہوا کہ انتظام
ملکی کے تماشہ گاہ پر ایک پورا نقال بنوں۔ اور کہتا ہے۔ کہ [illegible]

تھا کہ اس بڑی اولوالعزمی کی آگ میرے دل میں سلگی ہو

مہم مصر

اعلیٰ شہرت اور ناموری کے ساتھ وہ پیرس میں واپس آیا وہ کوڑ ملی ولے نس کیطرح صرف لڑائی ہی فتح کر کے نہیں لوٹا۔ بالکل اس نے ایک عہدنامہ کیا تھا جس نے فرانس کو دنیا کے آگے ایک نئے مرتبہ پر دکھایا کوئی شخص اب جمہوری سلطنت کو حقارت سے نہیں دیکھ سکتا تھا جس نے آسٹریا سے صلح میں اپنی ہی شرطیں قبول کرائیں۔ نپولین اب پیرس والوں کا قبلہ و کعبہ بنا ہوا تھا۔ لوگ کوچوں میں جمع ہو جاتے تھے جہاں کہیں اسکے گذرنے کی امید ہوتی تھی اور دستوں اسکی تعریف کیا کرتے تھے یہ انسٹیچوٹ کا ممبر ہو گیا۔ ڈائرکٹری نے اسکی خوشی میں ضیافتیں کہلائیں لیکن وہ ان ظاہری نمائشوں سے کھینچتا تھا۔ اور کئی دعوتوں میں شامل ہونے سے انکار کیا لوگوں کی بابت اس نے افسوس کے ساتھ کہا کہ یہ تو اتنا ہی غل اور شور کرینگے اگر مجھے سولی پہ لے جاویں۔ فوجی طرز کے سوا اسکو خارجی شان و شوکت کا مذاق نہ تھا۔ اگرچہ وہ اپنی عزت و آبرو نہایت سادگی کیساتھ بڑھاتا رہا تاہم ڈائرکٹروں نے جب دیکھا کہ ہمارا فروغ روز بروز گھٹتا جاتا ہے اور یہ شخص ہر دلعزیز ہوتا جاتا ہے تو ان کو ایک گونہ فکر پڑ گئی۔ اور جو سپاہی اٹلی سے واپس آئے تھے اُن کے صاف صاف خیالات جو کچھ تھے وہ بھی ان لوگوں نے معلوم کئے۔ ان میں سے بہت سے تنہا اور مستعد شمشیر زن یہ ارادہ رکھتے تھے کہ وکیلوں کو نکال دیں اس نے ان لوگوں کو کہا۔ ابھی وہ موقع نہیں آیا ہے اور ڈائرکٹری کو اجازت دی کہ اسے مہم جنگ کا کمانڈر ان چیف نامزد کریں یہ مہم مصر کی فتح کی تھی اور اسکا اصلی منشا یہ تھا کہ انگریزوں کے مقبوضات اور حکومت ہند کو نقصان پہنچایا جاوے جب بوناپارٹ

۱۷۹۸ء میں ٹولون سے مصر کے لئے جہاز میں سوار ہوا وہ بخوبی جانتا تھا کہ فرانس کی گورنمنٹ ڈگمگا رہی ہے۔ اس نے بوری این سے کہا کہ ڈائرکٹر لوگ بہت مدت تک اب قائم نہیں رہ سکتے وہ نہیں جانتے کہ لوگوں کے خیالات کا بندوبست کیا جاوے بونا پارٹ فرانسیسی لوگوں سے خوب واقف تھا۔

شروع ہی سے یہ مہم خطروں سے گھری ہوئی تھی نلسن جہازوں کے ایک بیڑے کے ساتھ فرانسیسیوں کی تلاش میں بحیرہ روم میں تھا وہ بیڑا مع چودہ ہزار آدمیوں کے عبور کر کے افریقہ پہنچنے میں کامیاب ہوا یہاں کا کام اٹلی کے عظیم کاموں سے کہیں بڑھ کر تھا۔ اسلئے کہ یہاں اسکو ادہر تو آب وہوا کا مقابلہ کرنا پڑا۔ ادہر اپنے سپاہیوں کے وہمی خطروں کو دور کرتا۔ اور دیسیوں کی حفاظت اور تعصب کو برداشت کرنا پڑا۔ وہ آگے بڑھا۔ اور دریائے نیل کے آبشاروں تک ملک فتح کر لیا۔ اہرام کی لڑائی میں اس نے میملوکس کو بھاری شکست دی۔ یہاں اس موقعہ پر اس نے بڑی دانائی دشمن کے توپخانہ کو جانچ لیا تھا کہ بے ڈول بنا ہوا ہے اور یہی اسکے فتحیابی کا باعث ہوا ۱۷۹۹ء کے شروع میں وہ کوچ کر کے شام میں گیا اور ساحل سے ایل آئرش اور گازا پر قبضہ کر لیا اور حملہ کر کے جافا کو لے لیا اسکے سپاہیوں نے بادسموم اور بے آب ریگستان کی تکلیف کا سامنا اتنی ہی بہادری سے کیا۔ جتنا کہ دشمن کا۔ اور انکے سردار نے خوشی سے انکی سختیوں اور محنتوں میں حصہ لینے سے اور بھی زیادہ اپنے تئیں ہر دلعزیز بنا دیا جب سب لشکر پیدل چلنے کا حکم دیا اور گھوڑے خچر بیماروں اور زخمیوں کے لئے بچا رکھی گئیں تو اس نے بھی اپنے لئے گھوڑا لینے سے انکار کیا اور اپنے آدمیوں کو ملے کر پیدل چلا۔ میدانوں میں دبا پڑ گئی اور نا امیدی اتنے لشکر میں اسقدر بڑھ گئی کہ لوگ مایوس ہو

خوف زدہ ہو گئے وہ خود ہسپتالوں کا ملاحظہ کرتا تھا اور غریب بیماریوں کو دیکھتا تھا اور اپنی دلیری سے بہت سے کمزور دلوں کو غیرت دلاتا تھا۔ اور ان میں ہمت پیدا کرتا تھا۔ قلعہ سنٹ جین دی ایکڑ کے محاصرہ پر اسکو ایک ناگہانی سخت مزاحمت پیش آئی یہ خاص احمد پاشا کا جو جزار یعنے قصبات کے نام سے مشہور تھا یہاں اس نے اپنے مقابل میں انگریزی سپہ سر ایڈورڈ سڈنے سمتھ کو پایا جو قلعہ گیر ہو گیا تھا۔ اور اسکے بچاؤ میں جان لڑا رہا تھا دو مہینے بونا پارٹ ثابت قدمی سے محاصرہ کرتا رہا۔ اور جو لشکر محاصرہ اٹھانے کے لئے آگے بڑھا تھا اسے ماونٹ ٹیبر کے قریب شکست دی لیکن مصر کو واپس جانے کے لئے مجبور کیا گیا تب کرپاشا ایک بڑی فوج کے ساتھ ابوبکر کے میدان میں آیا اور اس میدان کو اس سے لے لیا لیکن نپولین نے اس کو شکست فاش دی اور اس جگہ کو پھر چھین لیا یہ واقعہ آخری جولائی ۱۷۹۹ء میں ہوا بہادر جنرل ڈی کو بھی مصر کے بالائی حصہ میں کامیابی ہوئی لیکن نپولین نے اپنی دانائی سے معلوم کر لیا کہ یہ تمام بڑی مہم ناکامیاب رہی مصر میں لشکر کے اترنے کے چند روز بعد نلسن آنکلا اور ۱۷۹۸ء یکم اگست کو دریائے نیل کی لڑائی میں فرانسیسی بیڑے کو برباد کر دیا۔ فرانسیسیوں کو بہت سخت صدمہ پہنچا۔ اور مہم مصر کی آئندہ امیدیں خاک میں مل گئیں فرانس اور مصر کے درمیان رابطہ منقطع ہو گیا اور معلوم ہوا کہ آج نہیں تو کل لشکر جو جنگ یا بیماری سے کمزور ہو گیا تھا۔ دشمن کے قابو میں آجائیگا۔

بونا پارٹ کی واپسی ۱۸ برومیر کو

بونا پارٹ کو فرانس سے ایسے واقعات کی بھی خبریں گاہے گاہے ملتی تھیں۔ جن سے اسے یقین ہو گیا کہ اسکے لئے سب مصالح طیار ہے۔

اگر وہ چپ رہے گا تو کوئی اور شخص کامیاب ہو جائیگا روز بروز ڈائرکٹری
اور اسکے ہر دو کونسل قدما و پانصد کی کمزوری اور ناقابلیت ظاہر ہوتی
جاتی تھی اٹلی میں نقصان ہوتا گیا اور لودی پر جوبرٹ کی بہادرانہ موت سے
بھی فرانسیسی لشکر کو فتح نصیب نہ ہوئی یہ دیکھکر بوناپارٹ نے لشکر کا
چارج بہادر صاف دل کلیبر کو دیا اور مصر کو پوشیدہ طور پر چھوڑ دیا۔
قسمت میں یہ تھا کہ جلدی وہ ایک قاتل کے ہاتھ سے مارا جائے ۲۲ اگست
کو نیپولین معہ چند دوستوں کے اسکندریہ پر جہاز میں روانہ ہوا اور اپنے
وطن اجیشیو میں پہنچا اور وہاں سے فرمجس کی راہ فرانس میں آیا۔
لوگوں نے اسکا بہت خوشی سے استقبال کیا پھر پیرس کو مثل فاتح کے
روانہ ہوا۔ ڈائرکٹری نے ظاہری مسرت سے اسکا استقبال کیا اور اسکے
آنے پر بہ تکلف خوشی ظاہر کی جسکو اس کا دل تو اظہار کرنا پسند نہیں کرتا
تھا مگر خوف مجبور کرتا تھا مشہور تاریخ اٹھارہ برومیر یعنے ۹ نومبر ۱۷۹۹ء
کو وہ ایک بار ہسپانیہ اور اپنے بھائی لوسی ان اور فوج کی مدد سے بذریعہ
سازش اس تجویز کو عمل میں لایا جس سے اس نے ڈائرکٹری کی گورنمنٹ
کو درہم برہم کر دیا اور کونسل پانصد کو مجلس سے بزور شمشیر نکالدیا بعض
کاہل اور کم ہمت وکیلوں کو دریچوں کی راہ سے نکلکر بھاگنا پڑا یہ زمانہ حال
میں ویسا ہی تھا جیسا کہ کرام دل کا لانگ پارلیمنٹ کے ساتھ سازش
کرنا جو نہایت ہی کامیاب رہی تھی۔ اس نے اپنی اولو العزمی کو حب الوطنی
اور رفاہ عام کا جامہ پہنایا۔ بوناپارٹ ان نمکحرام محافظوں پر بہت خفا ہوا
جنہوں نے بہادر سپاہیوں کو فتوحات کے انعاموں سے محروم کیا تھا
لوسین نے دونو کونسلوں کے نہایت غریب اور ترتیب پذیر آدمیوں کی
ایک جماعت کو اکٹھا کیا اور نیپولین اور سپاہیوں کا ان کاموں کے لئے
شکریہ ادا کرنے کے بعد ایک نئی گورنمنٹ بنائی گئی اور تین حاکم ملک پر حکومت

کرنے کے لئے مقرر ہوئے جن میں اول بوناپارٹ تھا۔ دو کمیشن قانون ملکی پر فیصلہ کرنے کے لئے مقرر کئے گئے تھے اہلکار مقرر ہوئے اور کنسلیٹ یعنی کنسل کی حکومت کا زمانہ شروع ہوا۔ اسوقت سے ہمیں نپولین کو حاکم سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ بطور کنسل اول کے تمام حکومت اسکے ہاتھ میں تھی اور اسکے برائے نام ہم منصبوں کو اسکی مرضی پر چلنا پڑتا تھا اور سلطنت جمہوری کا فقط نام ہی نام تھا ایک بے حقیقت سینٹ اور کونسل تھی لیکن وہ صرف فرمانروا کی مرضی کو ضابطہ کا رنگ دینے کے لئے تھیں۔ کنسلیٹ کے قائم ہونیسے لیکر اس انقلاب زمانہ حکومت شاہی تک نپولین رفتہ رفتہ ہر شے کو جس پر سلطنت جمہوری کا کوئی نشان باقی تھا مٹاتا جاتا تھا بہت سے لوگ اس بات کو تاڑ رہے تھے تاہم کوئی شخص برملا نہیں کہہ سکتا تھا سب کی آنکھیں اسی طرف تھیں عام لوگ جو امن چاہتے تھے اسی کی طاقت پر بھروسہ رکھتے تھے سپاہی جو آخری دو سالوں کی بے عزتی سے ناخوش تھے اپنی پہلی شہرت کو پھر قائم کرنے کے لئے اسکی طرف تاک رہے تھے نیز معاونان شاہی خاندان خیالی پلاؤ پکاتے تھے کہ اس نے کرامول کا کام کیا ہے تو جنرل مانک کی چال چلیگا اور لوئی ہشتم کو تخت پر بٹھانے اور پھر شاہی سلطنت کے قائم کرنیکا طریق اختیار کریگا اور اس قسم کی درخواستیں جلاوطن خاندان کے وکیلوں نے اگر اسکے آگے پیش کیں اس نے حقارت سے ان کو الگ کر دیا اس نے یہ چیز اس کوشش سے نہیں حاصل کی تھی کہ کسی اور کو دیدے

کنسلیٹ کا زمانہ ۱۸۰۰ء کی لڑائی بوناپارٹ کی عظمت

کنسل نے اپنے انتظام کے شروع میں آسٹریا اور انگلینڈ کے پاس صلح کی درخواستیں بھیجیں۔ اس خط کے جواب میں جو نپولین نے اپنی قلم سے

جارج سوم کے نام لکھا تھا انڈر سیکرٹری اوف اسٹیٹ نے ایک خشک رسمی مراسلہ بھیجا۔ جارج سوم جو بڑا ہی تعصب رکھتا تھا ایسا آدمی نہیں تھا کہ نو دولت نپولین کی شخصی التماس کا جواب دیتا دینا سے بھی اسکو اسیطرح زک ہوئی اور اب اسنے اہل فرانس کے آگے ثابت کر دیا کہ وہ خود لڑائی کا خواہاں نہیں ہے بلکہ اب اسکو لڑائی اپنی مرضی کے خلاف کرنی پڑی۔ فوجی جوش پھر فرانس میں بڑے زور کے ساتھ تازہ ہوا سینا اٹلی میں اپنی فوج سے کہیں زیادہ کثیر التعداد فوج کے ساتھ لڑ رہا تھا میلا کی آسٹرین چالیس ہزار فوج کے ساتھ ایک لاکھ اسی ہزار کا مقابلہ کر رہا تھا وقت پر کام آنے کے لیے ساٹھ سو ۶۰۰۰ مضبوط آدمیوں کا فرانس میں طیار کیا گیا۔ نپولین مئی ۱۸۰۰ء میں اپنی فوج کو سنٹ برنڈ پر لے گئے اور پھر سمپنیں اور سنٹ گاتھرڈ کی راہ اٹلی میں پہنچا ۱۸۰۰ء کی لڑائی جس میں عمدہ تجویزیں اور فن جنگ اعلےٰ طور پر استعمال کیا گیا تھا نہایت کامیاب رہی اور مورنگو کی بڑی لڑائی نے جو ۱۴ جون کو ہوئی نپولین کو پھر ایک دفعہ اٹلی کا مالک بنایا۔ فتح مند لشکر کی سرداری میسنا کو دیگئی اور بوناپارٹ پیرس کو واپس آیا اور اسوقت فرانس اور یورپ کی نظر میں پہلے سے زیادہ عزت پائی ہ

دوسرے سرداروں اور خصوصاً مورلو کی منور کامیابیوں نے صلح کیلئے درخواستیں بھیجنے پر آسٹریا کو مجبور کیا۔ ۳ دسمبر ۱۸۰۰ء کو ہوہنلنڈن پر موریو کی فتح لونی ول کے نام عہدنامہ کا باعث ہوئی اور آخر کار ۱۸۰۲ء کے شروع میں عہدنامہ امیں ہوا اور صرف یہی ایک صلح تھی جو کبھی نپولین اور انگریزی گورنمنٹ کے درمیان ہوئی ہ

لیکن عہدنامہ امین جو رعیت دوست امرا کی چندروزہ حکومت کا نتیجہ تھا۔ بہت مدت تک قائم رہنے کا احتمال نہیں تھا انگلنڈ اور فرانس میں

ولی دشمنی تھی۔ جارج سوم اور اسکا دربار بوناپارٹ کو صدق دل سے فرمانروا
نہیں مانتے تھے کیونکہ وہ حقدار نہیں تھا انکی نظر میں وہ شروع سے آخر تک
کا مسکین غاصب تھا جسکے برخلاف ہر ایک تجویز جائز تھی نیپولین کا جواب
اپنے بچاؤ میں یہ تھا۔ کہ میں نے تاج کو کسی سے نہیں چھینا۔ وہ کیچڑ میں پڑا
ہوا تھا میں نے اسکو اٹھا لیا اور لوگوں نے اسے میرے سر پہ دہر دیا اور یہ
قول اس کا درست تھا لوگوں نے اسکو ایسا سمجھا جیسا کہ حملہ آور بادشاہوں
پر معاونان سلطنت جمہوری کی فتح کو اور وہ اسکو ایسا آدمی خیال کرتے تھے
جس نے اپنی اعلےٰ لیاقت ترقی کر کے لوگوں پر ظاہر کر دیا کہ ملازمت کی بنیاد
لیاقت پر ہونی چاہئے اور لوگوں کو اور انکی لیاقتوں پر ترجیح دینے کے لئے
بلا لحاظ خاندان بالیاقت کے اپنے آپ کو تیار ثابت کیا اس لئے کہا کہ پرانے
خاندانی لوگ اور بدیان غیر ملک جنکو روسپیر سے بھی زیادہ حقارت سے دیکھتے
ہیں اور یہ بھی وہ سچ کہتا تھا کیونکہ ٹیرر کی سختیاں اسی قابل تھیں کہ نظیراً تنہا
نیپولین کو لوگوں کے آگے پیش کیا جاوے کہ کنسلیٹ کے زمانہ میں بھی اسی
پبلک بھولی پھلی تھی اور نیا انتظام مضبوطی سے جاری تھا کسیطرف کو ایک
دوسرے پر اعتماد نہیں تھا۔ انگلینڈ قدرتی بدگمانی کے ساتھ دیکھ رہا تھا کہ
کنسل کی اولوالعزمی کے اقبال کے ساتھ بڑہتی جاتی ہے نیپولین کا ظاہر ارادہ تھا
کہ فرانس کو یورپ میں زبردست طاقت اور اپنے تئیں فرانس کا اعلےٰ
حاکم بناوے اس مطلب کے لئے اس نے تعجب انگیز استقلال اور دانائی کیسا
کام کیا الطوی کنسل اول کے اس نے چار برس کے عرصہ میں کسی طرح سے
ملک کو ایسے بڑے بڑے فائدے پہنچائے جو انصافاً اسکے زمانہ آخر
کی غلطیوں اور خطاؤں کی عیب پوشی کے لئے کافی ہیں۔ اس کی خواہش
ایک فرقہ کا سردار رہنے کی نہیں تھی۔ بلکہ تمام قوم کا۔ اسلئے اس نے اپنی
حکومت کے شروع میں تمام جماعتوں کو یکساں خوش رکھنے کی کوشش کی

رفتہ رفتہ اس نے ان خرابیوں کو دور کیا جو بغاوت کے زمانہ میں پیدا ہو گئی
تھیں قابل مضحکہ جنتریاں جس میں مہینوں کے نام عجیب عجیب تھے خارج
کی گئیں بہت سے جلاوطنوں کو فرانس میں واپس آنے کے لئے اجازت
اور ترغیب دی گئی عبادت عام پھر گرجوں میں جاری کی گئی علاوہ بریں قنسلیٹ
کے زمانہ میں اور بیشک اپنی تمام حکومت میں اس نے زراعت تجارت
اور صنعت کو ترقی دینے میں بہت جوش دکھایا فرانس اور اسکے ممالک
ماتحت میں بڑے بڑے پبلک کارخانے بنائے سمپلن کے اوپر کی سڑک نپولین
ہی کے فیض کا نشان ہے اس نے ترغیب اور انعام سے علم و ہنر کو ترقی دی
اور بغاوت کے زخموں کو اچھا کرنے اور فرانس کی خوشحالی کی متواتر کوشش
کرنے سے کنسل اول نے لوگوں کے دلوں میں بڑا رسوخ پیدا کر لیا۔
لیکن اس تصویر کا دوسرا رخ قابل افسوس ہے لوگوں کے اعتقاد
کی دولت کو پیدا کر کے بُری طرح اسے کام میں لایا یہ شخص بہت سے اولوالعزم
دلیر اور تیز مزاج رہا ہے لیکن جب تک وہ دولت کے لئے لڑنے میں مشغول
رہا عاقبت اندیشی اور دانائی سے اس آگ کو دبا رکھا لیکن اب اسکے مقدر پر
پردہ بوجھ آپڑا تھا جو جہاز کو ڈبو دینے والا تھا یعنی حد سے زیادہ عزت اور
جیسا شیکسپیر نے اسکار ڈینل کی بابت کہا ہے وہ بوجہ [illegible] کے حتی الامکان
حد سے زیادہ [illegible] انکی اولوالعزمی زیادہ ہو گئی تھی حتی کہ
پوری خود غرضی میں تبدیل ہو گئی اب وہ اپنے آپ کو ان بیشمار لوگوں کا محتاج
نہیں سمجھتا تھا جن کی قسمتوں پر حکمرانی کرتا تھا بلکہ تمام ملک و دنیا کو اپنی
بزرگی کا خدمتگار جاننے لگا جب چند خستہ دل جان نثار لوگوں نے اس
سے آرام اور آزادی کی درخواست کی تو اسکے جواب کا مطلب یہ ہوتا تھا تم میری
شان و شوکت رکھتے - فرانس اصیل گھوڑے کی طرح اسے اپنی پیٹھ پر چڑھائے
بہادری سے لڑائی کی گرمی میں چلتا رہا لیکن اس بے رحم سوار نے اسپر اسقدر

دبا ڈالا کہ وہ آخر کار تھک گیا اور نیچے گر کر مر گیا ؎

آمینز سے آسٹرلٹز تک نپولین شہنشاہ

عہد نامہ آمینز کو صرف دس مہینہ ہوئے تھے کہ اسکا خاتمہ ہوتا دکھائی دیا۔ انگریزوں نے مالٹا کو خالی کر دینے کا وعدہ کیا تھا مگر جب دیکھا کہ فرانس جنگی تیاریاں اور سپانیاں کے ساتھ سرگوشیاں کر رہا ہے تو اسکے ایفاء عہد میں تاخیر کی نپولین اخباروں کے حملوں سے انگلستان پر جھنجھلا گیا اور وہ اخباروں کی آزادی کے بالکل برخلاف بھی تھا اور عہد نامہ کے پورے عملاً آمد ہونے پر زور دیا اور یورپ کے ملکی انتظامات میں انگلستان کی مداخلت کرنے سے اپنی ناراضگی ظاہر کی لارڈ وٹ ورتھ وکیل انگلستان اُدھر سے روانہ ہوا اور اِدھر سے جنرل اندریسی وکیل فرانس دونوں ڈوور پر ملے ۱۸۰۳ مئی کو انگریزوں نے لڑائی کا اعلان دیا فرانسیسی جہاز جو انگریزی بندرگاہوں میں تھے پکڑے گئے اور ضبط کر لئے گئے۔ اُدھر کنسل اول نے ان انگریزوں کو بطور قیدیانِ جنگ گرفتار کر لیا جو فرانس میں آباد تھے ؎

اس طور پر یہ لڑائی ازسرِنو شروع ہوئی اور ان جھگڑوں نے جنگ کو تلخ تر بنا دیا اور یہ جھگڑا یہاں تک جاری رہا کہ شاہی سلطنت فرانس تباہ ہوئی ؎

فرانس کے برخلاف چند قوموں نے ایک نئی سازش کی اور یہ زوال شاہی حکومت کے بعد تیسری تھی اسکا خاص بانی مبانی پٹ تھا جو ایک دفعہ اور ان معاملات کا سرگروہ بنایا گیا وہ طاقتیں جنہوں نے انگلینڈ کے ساتھ اتحاد کیا۔ سویڈن۔ روس۔ اور آسٹریا تھے۔ کم از کم انگلینڈ کے لئے ہر ایک تیاری کرنیکے لیے معقول وجہ تھی نپولین نے اس ملک پر چڑھائی کرنیکا ارادہ عام طور پر ظاہر کر دیا تھا۔ اس نے بولوں کے پاس کی بلندیوں پر بہت سی بے پیندی کی کشتیاں تیار

کرائیں تھیں۔ انگلینڈ کا لشکر فرانس کے لئے ایک سخت دھمکی تھی۔ اور انگلینڈ میں اسقدر جوش پیدا ہوا کہ ایک لاکھ پچاس ہزار والنٹیروں نے اپنے نام لکھائے اور باترتیب فوج بھی بہت بڑھ گئی ۱۸۰۴ء میں بجائے کنسلیٹ کے فرانس میں شاہی حکومت قائم ہوئی بہت بڑی کثرت رائے سے استدعا تھی کہ ملک کا سردار شہنشاہ کے لقب سے ملقب ہو بموجب اسکے نپولین معہ جوزیفائن کے ساتھ ۲ دسمبر ۱۸۰۴ء میں تخت نشین ہوا اسوقت ملک کی فوجی قوت زیادہ قوی ہو گئی ان ممتاز فوجی سرداروں کی ایک نئی جماعت امرا بنائی گئی۔ انہیں میں سے فوجی افسر تخت کے گرد کھڑے ہونے کے لئے منتخب ہوتے ایک اعزازی فوجی دستہ مقرر ہوا جس میں جنرل اور عام سپاہی جنکے اپنی بہادری سے امتیاز حاصل کیا ہو یکساں داخل ہو سکتے تھے یہی ان فوجی معاملات میں سے تھا جو ضروری سمجھتے تھے یہ صاف معلوم ہوتا تھا کہ سال ۱۸۰۵ء بلحاظ شور و شغب کے قابل یادگار ہوگا۔ تو

اس میں ہمیشہ شک رہیگا کہ آیا نپولین نے حقیقت میں انگلینڈ پر حملہ کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ اکثر لوگوں کا خیال تھا کہ اصلی محل حملہ سے خیال ہٹانے کے لئے یہ ضرور دھمکی تھی۔ لیکن پٹ نے اس میں پورا یقین کر لیا اور کسی بات کو نہ سنا اسکے ایک پارلیمنٹ کے معتقد نے اسکو ایک نامہ نگار کی چٹھی آنے کی خبر دی جس میں لکھا تھا کہ فوجیں دریائے رائین کی سرحد پر اکٹھی ہو رہی ہیں وزیر اعظم نے کہا تب تمہارا نامہ نگار بہت بد خواہ ہے لیکن یک لخت بہت جلد یکایک یہ شبہ دور ہو گیا اخیر اگست میں شہنشاہ نے اپنے کیمپ کو توڑ دیا اور اپنے لشکر جرار کو بہت جلد فرانس کے پار لے گیا اور ان فوجوں کے ساتھ جا ملا جو اسکے سرداروں نے جمع کی تھیں اور تین لاکھ فوج لیکر جنوبی جرمنی پر چڑھ گیا۔

نپولین نے ان کو بیخبر آ دبایا ورٹم برگ اور بیڈن کے صلح کرتے ہی پہلی اس نے جلدی سے کوچ کر کے آسٹریا کے جرنیل ماک کی فوج کو الم کے نزدیک

بالکل گھیر لیا - جنرل ماک مع تمام اپنی فوج کے اسکا مطیع ہو گیا اور بمقام الم آہنی
تحت میں آگیا - اسکے بعد اس نے واشنا کو کوچ کیا جس نے سوائے اسکے اور
کچھ علاج نہ دیکھا کہ خود کو نیپولین کے حوالے کرے اور اسے اندر چلا آنے دے
اس اثنا میں اسکی بڑی بڑی فوج میدان کارزار میں آرہی تھی نیپولین کو لڑائی
کیواسطے جگہ پسند کرنیکا بڑا شوق تھا - اس نے دارالریاست برن کے پاس
مراویا میں ایک ہی جگہ اختیار کی اور دوسری دسمبر کو یہاں آسٹرلیٹس کی
مشہور جنگ ہوئی اس فتح میں جو نیپولین کی تمام پہلی فتوحات کو مات کر دیا -
پندرہ ہزار قیدی اور ۱۰۰ توپیں اسکے ہاتھ میں آئیں - آسٹریا لاچار ہو گیا اور
صلح کرنیکو اسلئے مجبور ہوا اور اسکی نوجوانی گھبراہٹ میں پسپا ہونا پڑا - کہ
کچھ مدت تک پھر جمع نہ ہو سکے عہد نامہ پریسبرگ سے جو ۲۶ دسمبر کو وقوع میں آیا
آسٹریا کی طاقت ٹوٹ گئی اور شاہنشاہ فرانس بذات خود نیپولین کی ملاقات
کو لشکر میں آیا - وزیر اعظم کا پنچ مقرر کیا گیا اسطرح جنگ کا خاتمہ ہوا
اور فتح عظیم شاہنشاہ کے نام رہی ۞

لیکن ان سب باتوں سے زیادہ قابل غور یہ بات ہے کہ ماہ دسمبر کی اکیس
تاریخ کو اسی دن جبکہ جنرل ماک الم کے نزدیک گرفتار ہوا تھا کیڈز کے نزدیک
ٹریفالگر پر نیلسن نے فرانس اور سپین کے جہازوں پر حملہ کیا ہر ایک انگریز
اس کارنامے سے واقف ہے اور اس فتح سے نیلسن نے اپنی جان دیکر حاصل
کی تھی فرانسیسیوں کو نہ صرف شکست ہوئی بلکہ ان کے تمام جہازوں کا بیڑا
غارت اور نیست و نابود ہو گیا اس دن سے لیکر لڑائی کے بعد دس سال تک
فرانسیسی انگریزوں کے ساتھ بحری لڑائی لڑنے کے قابل نہ رہے تھے
کسی شخص نے نیپولین کی طاقت کی نسبت یہ ٹھیک کہا ہے کہ یہ جناب کی اس
ہوا کی طاقت سے مشابہت رکھتی تھی جو بہتی ہوئی ندی کے مقابلہ میں بالکل
مٹ گئے خشکی پر طاقتور رہیں اسکا نام بہت مشہور تھا ۞

حالانکہ فرانس تمام بر عظم میں فتوحات حاصل کرتا تھا۔ اسکے جہاز بندرگاہوں میں چھپ رہے تھے ایک بندرگاہ سے دوسرے بندرگاہ میں انگریزی بحری چور مارے ڈر کے بھاگے پھرتے تھے انگریزوں کو دریائے نیل پر بڑی بڑی فتوحات حاصل ہوئیں تھیں لیکن ٹریفالگر پر سب سے بڑھکر فتح نصیب ہوئی اور اگر نپولین خیال کرتا تو اس سے اسکو یہ سبق مل سکتا تھا کہ وہ کبھی کامیاب نہ ہوگا۔

۴۔ جینا۔ ایلو۔ فریڈلینڈ۔ ٹیلسٹ کی فتوحات

۱۸۰۶ء میں ان بڑی بڑی فتوحات حاصل کرنیکے بعد نپولین کو صرف پرشیا کی جنگجو سلطنت تھی اس ریاست نے ایک بڑی نالائق حرکت یہ کی کہ جب لڑائی ہو رہی تھی تو اس نے ہینوور پر لینے کے لالچ میں آکر اپنے آپ کو علیحدہ رکھا۔ اور کسی کا ساتھ نہ دیا جب آسٹریا مغلوب ہو چکا تھا اور پرشیا کے ساتھ کچھ مدت تک لڑائی بند کردی گئی تھی تو نپولین نے اسکے ساتھ دوستی پیدا کرنے کا میلان بالکل ظاہر نہ کیا کیونکہ یہ اسکے کمزور اور شکی بادشاہ سے دلی نفرت رکھتا تھا۔ آسٹرلیس کی شکست سے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اتحاد ٹوٹ گیا۔ ایک دفعہ پٹ نے اور اسکی کوشش کی کہ فرانس کے ساتھ صلح کی جائے پٹ صاحب کا دل ٹوٹ گیا اور وہ ماہ فروری ۱۸۰۶ء میں مرگیا اور اسکے بڑے ہمعصر نے بھی چند مہینوں کے بعد اسکا ساتھ دیا اس خط و کتابت سے جو جاری ہوئی پرشیا کو معلوم ہوا کہ فرانس انگلستان کو ہینوور دینے پر راضی ہوگیا ہے آخرکار اسکی آنکھیں کھلیں اور قومی پارٹی نے جو کچھ مدت سے سپاہ وغیرہ جمع کر رہی تھی آخرکار لڑائی کا اعلان دیا انگلستان تو ہر ایک طاقت کا فرانس کے مقابل میں ساتھ دینے کو تیار رکھتا فوراً پرشیا سے صلح کرلی اسکے اور سویڈن کے ساتھ اب اس نے

جو تھا شکست دیا۔ پرشیا کی فوج تعداد میں بہت تھی لیکن افسر اچھے نہ تھے
پرانے زمانے کے تھے اور ان کے پرانے خیالات تھے۔ نیپولین مضحکہ کیا
کرتا تھا۔ اور جب اسکو معلوم ہوتا کہ یہ میرے حملہ کی ضیاد پر امید لگائے
بیٹھے ہیں تو طعنہ سے کہا کرتا تھا کہ یہ بوڑھے ہیں بیوقوف بڑی بھاری غلطی کر
رہے ہیں بلوچر کی نسبت جو ان میں سب سے زیادہ لائق تھا یہ کہا کہ وہ بڑا
بہادر اور عمدہ لڑنے والا سپاہی ہے وہ سانڈ کیطرح اندھا دھند آگے کیطرف
حملہ کرتا تھا اور کچھ خوف و خطر نہیں کرتا لیکن جرنیل کے اوصاف اس میں
بالکل پائے نہیں جاتے جودہ تاریخ کو نیپولین کے مقام جینا پر مسٹر ڈریٹ
پرلوپوسٹ نے فتح پائی اس منحوس دن میں پرشیا کے پچاس ہزار آدمی
مارے گئے اور اس سے بڑھکر کونسی مصیبت ہو سکتی ہے تمام ملک میں
ہل چل مچگئی اس کا باعث یہ تھا کہ گورنمنٹ سے رعیت خوش نہ تھی بڑے بڑے
مضبوط قلعے بغیر کسی مقابلہ کے فرانسیسیوں کے ہاتھ آئے بڑی بڑی
جرار فوجوں نے اپنے آپ ہتھیار ڈالدیئے۔ ظفر مند نیپولین برلن میں
داخل ہوا اب اس کو صرف روس کا مقابلہ کرنا باقی تھا ۱۸۰۶ء ختم ہوا اور
بادشاہت کو بڑی شان و شوکت نصیب ہوئی فرانس کے لوگ شان و
شوکت کے نشہ میں آکر ان فتوحات کے خرچ پر کسی قسم کی شکایت نہیں
کرتے تھے اگرچہ بہت سے گھروں میں بھائی بیٹوں والدوں کی موت
نے ماتمی لباس پہنا دیا تھا جو کہ لڑائی میں مارے گئے تھے کہتے ہیں کہ ایک
دفعہ نیپولین اور اسکی بیوی دونوں پیدل سیر کر رہے تھے رستے میں ان کو
ایک گنوار کی عورت ملی نیپولین نے اس سے پوچھا کہ تو کہاں جاتی ہے
اس نے جواب دیا کہ شہنشاہ کے دیکھنے کے واسطے جو اس رستہ سے
گذرنے والا ہے نیپولین نے کہا تم اسکو کیوں دیکھنا چاہتی ہو تمنے کیا کیا
ایک ظالم کے بدلے دوسرا ظالم تبدیل کر لیا پہلے بوربوں تھا اب نیپولین

[illegible] واقع نہیں نپولین ہمارا بادشاہ ہے بوربون امیر [illegible] لئے یہ قصہ بیان کرنے کے بعد کہا کہ اس بات سے کل معاملات [illegible] ہو سکتا ہے

روس کے زخم اسٹر لٹز کے تلواروں کے اسوقت مندمل ہو چکے تھے اور ۱۸۰۷ء کی لڑائی جو کہ مشرقی پرشیا کے میدانوں میں سالی نو کے ساتھ شروع ہوئی زانا لگز نڈر کی افواج سے بڑھ گئی۔ روسی دشمن کی جہالت اور دلیری مقام ایلن پر دو دن کی ذِل توڑ لڑائی میں ظاہر ہو گئی جس میں تیس ہزار آدمی قتل اور ۵۰۰۰ قید ہوئے اس خوفناک لڑائی کے بعد بے سرو سامانی نے آ دبایا لیکن ۱۴ جون یعنی مرینگو کی ساتویں سالانہ جشن کے دن دوسری دفعہ پھر نپولین کو فتح نصیب ہوئی اور الگزنڈر نے اب صلح کی درخواست کی۔ ٹلسٹ کے عہد نامہ سے پرشیا کی تیسری درجہ کی طاقت رہ گئی اور اس سے روس کو کچھ ضرر نہ پہنچا۔ نپولین نے شاہنشاہ روس سے رابطہ اتحاد مضبوط کرنا نہایت مفید سمجھا۔ اور جانا کہ اسکو اسکی فتوحات مشرقی ملکوں میں مدد دیگا۔ کیونکہ بادشاہ پرشیا سے دلی نفرت رکھتا تھا مگر ظاہر نہ ہونے دیتا تھا اس نے روسی سپاہیوں کی خوبی۔ ان کی بڑی فرماں برداری ان کی حلم و بردباری کو فوراً معلوم کر لیا۔ اس نے سکندر سے کہا میرے سپاہی ایسے بہادر ہیں کہ دنیا میں اگر ہونگے تو ایسے ہی ہونگے۔ لیکن اپنی حالت پر حجت کرنیکے بہت عادی ہیں اگر ان میں روسیوں کی سی ثابت قدمی اور ترتیب پذیری ہوتی تو دنیا کی فتوحات انہیں کچھ دشوار نہ ہوتیں

نپولین کا عروج اور اسکی غلطیاں

(۱) اس شاہنشاہ کی طاقت کا سب سے اعلیٰ درجہ کا زمانہ سمجھنا چاہئے

تین سال تک اس نے برِ اعظم یوروپ کی تین بڑی طاقتوں یعنی آسٹریا
رشیا پرشیا کو ٹرا ہنگ کیا اور ان حکمران کو صلح کرنی پڑی اور اعظم یوروپ
میں اسکی مرضی سب سے طاقتور سمجھی جاتی تھی۔ اس نے وہ درجہ اور رتبہ
حاصل کیا جو کبھی خوش قسمت سپاہی کو نصیب نہیں ہوا تھا۔ اس نے
اپنے رشتہ داروں کو بادشاہ بنا دیا تھا اور وہ بُت کی طرح تخت پر
بیٹھے تھے کیونکہ ان کو بالکل شاہنشاہ کی مرضی کے موافق کام کرنا پڑتا تھا
نوسین طرفدار سلطنت جمہوری جو کہ خاندان میں سے بڑا مستقل مزاج
آدمی تھا اپنے شاہی بھائی سے جھگڑ پڑا۔ اور اس طریقہ سے اپنے دل
کی باتیں اس نے کہہ ڈالیں کہ نیپولین برداشت نہ کر سکا۔ بادشاہ نے جوزف
لوئی۔ اور نیز جیروم کو جن کو وہ حقارت اور بد زبانی سے پاجی پکارا کرتا تھا
سلطنتوں کے مالک بنا دیئے جوزف کے حصہ میں نیلپز آیا بعد ازاں وہ
سپین کو تبدیل کر دیا گیا لوئی کو ہالنڈ اور سپین کو بادشاہ بنا یا گیا جیروم کو
ولیسٹ فلیا کی سلطنت دی جو بد قسمت بادشاہ پرشیا کے ملک سے لوٹ
گھسوٹ بنائی گئی تھی۔ اس تقسیم تخت و تاج کے وقت نیپولین نے
اپنے سالہ سوات اور سوتیلے بیٹے رہ گئے یوزینس کو کبھی فراموش نہ کیا مگر یہ
شاہنشاہ نے بڑی بھاری غلطی کی؛
اس کا ایک اصول یہ تھا کہ حقدار کو ترقی دی جائے اور خاندانی دعویٰ
پر بالکل خیال نہ کیا جائے یہاں اس نے ایک برخلاف کام کیا کہ جوزف
جیسے غافل اور مور جیسے تیز مزاج اور سرکس کو ایسے ایسے اعلیٰ مرتبوں
پر سرفراز کیا جنکے واسطے بڑے بڑے عالی دماغ اور دانا آدمیوں کی ضرورت
تھی چونکہ یہ اسکے رشتہ دار تھے اسواسطے آب اسکا نتیجہ برخلاف ہونے
لگا اور وہ ایسے ایسے کاموں کا مجرم تھا کہ اسکے دشمنوں نے اسکو
نقصان پہنچانے کی غرض سے ان سے بڑا فائدہ اٹھایا ڈیوک آف

رہینکن کو جو اسکا مشہور دوست تھا اس نے خلاف ضابطہ گرفتار کر کے جنگی کچہری میں بالکل بیقاعدہ اور ناقص تحقیقات کی اور اسکو دشمن کی کہانی میں گولی سے مار ڈالا گیا۔ اس طرح ایک بدقسمت کتب فروش کو بھی جسکا نام پام تھا ایک مضمون بغاوت کا پرچہ غاث تقسیم کرنے کی وجہ سے قتل کرا دیا ہو

زبردستی جو سپاہی بھرتی کرنے سے فرانس کے لوگ بہت تنگ آگئے تھے چونکہ جرمنی سے بطور مدد کے بہت سا روپیہ زبردستی لایا گیا تھا اسواسطے لوگوں کے دلوں میں خفیہ قہر و غصہ کے خیالات پیدا ہو گئے تھے۔ ظاہر تو سب کچھ چکنا ہوا اور جگہ اپنا سکہ بہا ہوا معلوم دیتا تھا۔ لیکن اب تمام شان و شوکت کی بنیاد پائدار اور مضبوط نہیں تھی ہو

شاہنشاہ نے جو حرص و ہوس کی وجہ سے سپین کے ملکی معاملات میں دخل دیا۔ بڑی بڑی تکلیفیں پیش آئیں جن سے کبھی رہائی نہ ملی اپنے لاکی طول طویل لڑائی میں سلطنت سے مال متاع اور ہر قسم کا ساز و سامان متواتر خرچ ہو گیا اور ہنوز یہ لڑائی ہو رہی تھی اور جنگی ولنگٹن کی مستقل مزاجی سے تنگ اور سخت گیری سے بالکل اور چکنا چور تھے کہ ایک اور دقت اور مقابلہ پیش آیا اور ۱۸۰۹ء کی لڑائی میں ایک دفعہ اور شہنشاہ کو اپنی سپاہ دریائے ڈینیوب کیطرف آسٹریا کی فوجوں کے مقابلہ میں لے جانی پڑی اگر وہ مغرور اور بے پرواہ نہ ہوتا تو ۱۸۰۹ء کی لڑائی سے بادشاہ کو فکر اور غور کے سبق ملتے وہ فوجیں جنہوں نے اسوقت اسکا مقابلہ کیا ان کے دل میں ایک نیا جوش بھرا ہوا تھا کیونکہ آسٹریا کا بادشاہ جو سب سے مطلق العنان بادشاہ ہے اپنی سپاہ کے مردہ دلوں کو جادوگر کیطرح ایک ایسے لفظ سے جوش میں لے آیا جسکو کبھی اسکی زبان پہ نہیں لاتے تھے اور وہ لفظ آزادی تھا۔ آسٹریا کے لوگوں کے دلوں میں سپاہ فاتح کی لاف زنی اور مرنیکو

آسٹریا لسلیجیا کی خانگیوں کی گستاخی سے غصہ کی آگ بھڑک اٹھی تھی اور انھوں نے یہ کہکر کہ لڑائی قومی لڑائی ہے اور ایک اجنبی قوم کے برخلاف جو کہ زبردستی ہمارے ملک پر قبضہ کر کے حکومت کرنی چاہتی ہے لوگوں کے دلوں میں جوش پیدا کر دیا اس سے انہوں نے دشمن کے کام میں بڑی مشکل ڈال دی جبکہ آرک ڈیوک چارلس نے آسٹرن اور اسلنگن پر اپنی کوشش اور سعی سے فرانسیسیوں پر حملہ کیا کہ تمام یورپ دنگ ہو گیا اور حملہ کر نیوالوں کے ۱۰۰۰ آدمی مارے گئے اور تیس ہزار زخمی ہوئے اور مارشل سنٹر بھی اس جنگ میں قتل ہوا۔ نقصان دونوں طرف کا بڑا بھاری ہوا۔ اور چھ ہفتہ کی مہلت میں نیپولین کو اسقدر مدد آپہنچی کہ وہ دگرام کی لڑائی لڑنے کیلئے آمادہ ہو گیا جس سے آسٹریا پھر اسکے قبضہ میں آگیا اور عہدنامہ وینا میں شاہنشاہ فرانسیس کو پھر ظالم سپاہی کے حکم کی تابعداری کرنی پڑی نیپولین جسکو القاب کا زیادہ شوق اور لوگوں کا پسندیدہ سمجھنا چاہئے قوم کی وفاداری کا احسان مند تھا اب اس نے شادی کرنے کے ذریعہ سے آسٹریا کے شاہی خاندان سے رابطہ پیدا کر کے اپنے تخت کو مستحکم اور حاصل کرنیکی کوشش کی اس نے جوزفائن کو طلاق دیدیا جس سے کوئی بال بچہ پیدا نہیں ہوا تھا اور ۱۸۹۵ء میں میری لوسیا سے جو شاہنشاہ فرانسیس کی لڑکی تھی شادی کر لی۔ دوسرے سال اسکی تخت نشینی کا نخل امید ایک لڑکے کی پیدائش کا پھل لایا۔ جسکو گہوارہ کے اندر ہی شاہ روم کا خطاب دیا گیا؟

روس کیساتھ لڑائی

اور مصیبت و تباہی

نپولین کے حکم سے انگلستان پر تمام یورپ کے بندرگاہ بالکل بند کر دئے

گئے تاکہ اسکے تجارت کاروبار یکسر برباد ہو جائیں اور اسی قسم کے قواعد پر انگلستان کی مخالفت پر سخت عملدرآمد ہوا روس کو اسکی بڑی منڈی بند کرنیسے سخت نقصان پہنچا اور تینوں ملکوں میں انگلینڈ سویڈن کی کوششوں سے صلح ہوگئی نپولین کو جسکو انگلینڈ کی صداقت پر بڑا بھروسہ تھا بہت غصہ آیا اس نے روس کے برخلاف لڑائی شروع کردی اور اسکے غصہ کے ایسی مہم پر آمادہ ہوا جو اسکی تباہی کا باعث ہوئی یعنی زار روس کے برخلاف لڑائی ماسکو پر چڑھائی یوروپ نے کبھی ایسی سپاہ نہیں دیکھی تھی جو نپولین ۱۸۱۲ء میں روس کے برخلاف لیگیا تھا اس سپاہ کے انداز سے معلوم ہوتا تھا کہ نپولین نے یورپ میں کیا قبضہ کی تھی پانچ لاکھ جنگی آدمی اور بارہ ہزار توپیں تھیں ماہ جون کے آخر میں ... کی سرحد کو عبور کیا اور ہر ایک ماتحت ریاست اپنا اپنا حصہ دینے کیواسطے مجبور کی گئی۔ سلطنت پرشیا نے بیس ہزار آسٹریا نے تیس ہزار اور پولینڈ نے ساٹھ ہزار آدمی فرانسیسی فوج میں اضافہ کئے اور آسٹریا پرشیا کے بادشاہ مع دیگر چھوٹے چھوٹے شاہزادگان وشاہان کے دربار ڈرسڈن میں حاضر ہوئے چنانچہ اس نے یہاں اپنا شاہی دربار کیا پھر اس مہم پر روانہ ہوا جو اسکی بربادی کا باعث ہے بادشاہ پہلے اسکے ایسے مطیع اور تابع فرمان کبھی نہیں ہوئے تھے پہلے کبھی اس نے اپنے دوست تالی تقال کو چند بادشاہوں کے سامنے باجا بجانے کے لئے مقام ارفرٹ میں بلایا تھا اسوقت بھی اسکو پھر بلانا چاہیئے تھا اسلئے کہ کبھی پہلے یوروپ کے بادشاہ اسکے ایسے فرمانبردار اور حقیر ہوئے نہیں تھے جیسے کہ اس وقت تھے ؛ شاہنشاہ کی تجویز یہ تھی کہ جھٹ پٹ کوچ کرکے دشمن سے جا بھڑے اور پھر روس کے ساتھ صلح کرے جیسا کہ اس نے آسٹریا اور پرشیا کی دارالحکومت میں کیا تھا۔ روس کی یہ تجویز تھی۔ کہ جہاں تک ہو

سکے لڑائی سے بچیں اور جب آگے بڑھے تو خود پیچھے ہٹ جائیں اور ملک
کے اندرونی حصہ میں لے آئیں یہاں اس بے انتہا فوج کو چارہ اور خوراک
کچھ نہیں ملیگا۔ اسکے بعد موسم سرما آجائیگا زار نکولس بعد میں کہا کرتا تھا کہ ہماری
دو بہادر سپاہی جن پر اسے بڑا بھروسا تھا ایک جنوری۔ دوسرا فروری
چنانچہ فرانسیسی آگے بڑھے اور ان کے دشمن پیچھے ہٹ گئے اور چونکہ رسد کی قلت
سے انکا بڑا سپاہ پڑتا تھا تو زیادتی تعداد وسپاہ نے اسکے کہ ان کو فائدہ پہنچاتے
باعث تکلیف ہوگئی ؂

روسی سپاہیوں نے اپنے جرنیلوں کی سپاہیانہ تدابیر کو نہ سمجھکر یہ آواز
بلند دشمن پر جنگ کا حکم بولدیا اور آخر کار باغی ہو بیٹھے اور جس ہُرّا ہُرّا اور
خوشی کے نعروں سے اپنے افسروں کا استقبال کیا کرتے تھے سب بالائے
طاق رکھدیا چنانچہ مقام سمولنگسیں پر مقابلہ ہوا۔ جس میں فرانسیسیوں کو
ظفر یابی نصیب تو ہوئی۔ لیکن نقصان بہت ہوا اور پھر دشمن بھاگ نکلا
اور فرانسیسیوں نے تعاقب کیا۔ ستمبر کو جب تند مزاج جنرل کٹوسٹاف
نے بارکلے ڈے ٹولی سے فوج کا کمان لیا مقام بورڈینا پر دار الخلافت
کی محافظت کیلئے آخری جنگ ہوئی یہ جنگ جنگ ایلیں سے بھی زیادہ
خوفناک تھی اور تمام روز دریائے ماسکو کے کناروں پر ہوتی رہی نیپولین
کیطرف سے ۲۰۰۰۰۔ آدمی مارے گئے جب ماسکو کے چمکدار گنبد دور سے
نظر آنے لگے تو سپاہیوں نے فتحمندی کے نعرے مارے۔ کیئے نیپولین بھی
اس نظارہ کو دیکھکر بہت خوش ہوا اور کہنے لگا کیا عمدہ موقعہ ہے۔

ظفریاب فوج ایک اجڑے ہوئے شہر میں داخل ہوئی گلی کوچوں میں
آدمی کا نشان نہ تھا۔ گھروں میں قیمتی مال واسباب کثرت سے پڑا ہوا
تھا۔ لیکن مالک کوئی نظر نہیں آتا تھا صرف خستہ حال بدبخت چپ
چاپ اپنے بچاؤ کے واسطے کوچوں کے کونوں میں چھپے پھرتے تھے

اور فوج کے آگے بھاگتے تھے نپولین کو شیلیں میں اتر پڑا اور فوج کو چھاؤنیوں میں پھیلا دیا تھی۔ اس رات بہت جگہ آگ لگ گئی پہلے تو اِسکی یہ کہا جاتا تھا کہ اتفاق سے لگ گئی مگر چند فتنہ انگیز آدمیوں کو گرفتار کیا تو انہوں نے صاف کہدیا کہ ان کو ایسا کرنے کے لئے حاکم شہر نے حکم دیا تھا۔ نام حاکم کا راسٹوپچین ہے اس سے ظاہر ہوا ہے کہ وہ لوگ دشمن کے تباہ کرنے میں کیسے متعصب اور سرگرم تھے۔ ماسکو قدیمی دار الخلافہ جہاں صدیوں کے شاہی خزانے تھے۔ اور جس میں تین لاکھ آدمی آباد تھے دشمن کے تباہ کرنیکے واسطے قربان کیا جاتا تھا جس نے روس کی مقدس زمین کو ناپاک کرنیکی کوشش کی تھی۔ شاہنشاہ خود اس سے بھاگ گیا۔ اور اسے خوف ہو گیا اور دھوئیں سے میرا دم گھٹ کر نکل نہ جائے جب آگ نے اپنے آپ سب چیزوں کو جلا کر خاک ہو گئی۔ تو سپاہی پھر اس بربادی میں ڈیرے ڈالنے کے لئے داخل ہوئے رشک اور بیحوصلگی ان میں پھیلنی شروع ہو گئی تھی +

نپولین نے الگزینڈر کو لکھا کہ میں آپ کو ابتک اپنا دوست سمجھتا ہوں اور میری بڑی آرزو ہے کہ صلح ہو جائے لیکن کارپردازان جنگ نے جن کے ہاتھ میں وہ نرم اور کم حوصلہ زار تھا بڑی سختی سے جواب دیا کہ کسی فرانسیسی سپاہی سے جب تک وہ روسی زمین میں ہے کسی قسم کا عہد وپیمان نہیں کیا جائیگا +

موقعہ بڑا نازک تھا۔ شاہنشاہ کو پیرس سے کچھ خبر نہیں آئی تھی اسکا یہ خوف بیوجہ نہ تھا۔ جیسا کہ نتیجہ سے ثابت ہوا کہ اسکے دشمن اسکی غیر حاضری میں اسکی سلطنت کو تہ و بالا کر دیں اسکی سپاہ کے پاس موسم سرما کے کپڑے نہیں تھے اور سامان مہیا کرنا بڑا مشکل تھا۔ پس جب کچھ عرصہ تک کوئی فیصلہ نہ ہوا۔ تو ناچار الٹا پھرا شاہنشاہ نے مایوسی سے کہا کہ یہ لڑائی

کسی لڑائی سے مشابہت نہیں رکھتی ہے الو اور فریڈ لنڈ میں جہاں صرف فوج سے مقابلہ کرنا پڑا تھا یہاں تمام قوم کو فتح کرنا ہے

اس واپسی کی مصیبت ناک کہانی ان آدمیوں نے سینکڑوں دفعہ بیان کی ہے جنہوں نے خود اسوقت بڑی مصیبتیں اٹھائی تھیں کوئی ذکر دنیا کی تاریخ میں جس میں انسانی تکالیف کا اس سفر کی مصیبتوں سے فائق نہیں ہے یہ سفر بیحد برف پوش میدانوں میں سے کرنا تھا دراں حالیکہ تعاقب کرنے والی فوج کا خوف لگا ہوا تھا جو بدلا لینے کے واسطے جوش میں بھری ہوئی چلی آرہی تھی اور لوٹ مار کرنیوالے سپاہی نیزہ اور پستول لیکر دروں کی حدوں پر گھومتے اور جب کبھی ان کو کوئی گمراہ ملتا تھا جو ماری بھوک یا فاقہ کے اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جاتا تھا - بڑی بے رحمی سے قتل کر ڈالتے تھے خستہ دل فاقہ کے مارے ہوئے چیتھڑے بدن پر پہنے ہوئے رات کو جاڑے کے مارے نہیں سوتے تھے اور ضروری آرام کے واسطے دن کو مقام نہیں کرتے تھے کیونکہ خونخوار کاشک ان کے گرد گھومتے اور منڈلاتے پھرتے تھے - اور وہ خستہ و ماندہ چوپایہ کی طرح جگہ جگہ پر ٹھوکریں کھاتے تھے یہاں تک کہ قواعد کے تمام اتحاد جاتے رہے اور وحشیانہ خودغرضی سے جو مصیبت سے پیدا ہو گئی تھی - سپاہیوں نے اپنے افسروں کو آگ مشتعل کے پاس سے نکالدیا اور فاقہ زدہ کمبخت نفرت آمیز چیتھڑے پرانے کپڑوں کیواسطے لڑتے تھے - جو انکی زندگی کا خاص ذریعہ تھا - دریا بے ریشیا پر تعاقب کرنیوالی فوج نے ان کو آلیا اور ہزارہا آدمی نیم یخ بستہ میں تباہ ہو گئے اور ۵ دسمبر پانچویں ستمبر کو نپولین خود فوج کو چھوڑ بھاگ گیا اور وہ جرنیلوں کے ہم رکاب پیرس بطرف براہ ڈرسڈن اور رواسا روانہ ہوا باقی مصیبت زدہ فوج نے دریائے ولنا میں پہنچکر تھوڑا سا آرام لیا اور اسکے بعد دریائے نیمن کو

کو عبور کرنے کے واسطے جلدی سے کوچ کیا۔ شیلر نبڈو نے جو بغاوت کا سرغنہ تھا جس نے ہر ایک پارٹی کی باری باری سے طرفداری کی اور ان کو دھوکہ دیکر دشمن کے حوالے کیا اس مصیبت کا اندازہ لگا اور کہا کہ ابھی تو بسم اللہ ہی ہے

۱۸۱۳ء تمام یورپ فرانس کے برخلاف ہو گیا

(۱) معاونین واہل مشورہ نے فوراً یہ منظور کر لیا کہ ۱۸۱۳ء کی لڑائی کے واسطے فوج جمع کی جاوے اور فوج کی تعداد آٹھ لاکھ ہو ایک یہ تجویز کے مطابق سے کہیں زیادہ سخت اور قومی فوج حسب ضرورت بھرتی کی گئی لیکن ۱۸۱۳ء کی سپاہ سال گذشتہ کی فوج بہادروں کی طرح نہیں تھی یہ پیادے سپاہی دلیر تو تھے۔ اور ہر ایک قسم کے خوف کا مقابلہ کرنے کے واسطے ہر ایک وقت تیار تھے ان کے دلوں میں حب الوطنی کا جوش بھی بھرا ہوا تھا لیکن ان میں بہت سے کم عمر لڑکے تھے جو طاقت جنگ بالکل نہیں رکھتے تھے ایسی حالت میں انتخاب کیسا۔ ہر شخص جو بندوق اٹھا سکتا تھا بھرتی کر لیا گیا۔ تمام یوروپ کو اس عظیم الشان سپاہی کی ہزیمت معلوم ہو گئی جسکو لوگ اب تک ہارنیوالا خیال کرتے تھے پرشیا اور آسٹریا دونوں کی فوجیں دشمن کے ساتھ مل گئیں۔ اور پرشیا کے لوگوں نے باغی ہو کر بغاوت کا جھنڈا کھڑا کیا۔ ہزارہا نوجوان آدمی بھرتی ہونے کے واسطے آئے تاکہ ملک کی آزادی کیواسطے لڑیں۔ فوج بھرتی کرنیکیواسطے روپیہ اور جواہرات کی مدد ہر طرف سے آنے لگی ایک عام جوش ملک میں پھیل رہا تھا۔ نبوڈلار کوز لوز نے اپنے ملک کیواسطے جان دینے کا ارادہ کر لیا تھا۔ یہ چھٹا مقابلہ تھا جو فرانس کے ساتھ کیا گیا اس دفعہ بھی انگلستان نے روپیہ کی بہت زیر باری اٹھائی ۞

نپولین نے اس بڑے خوف کے مقابلہ میں بڑی دلیری اور مستقل مزاجی

ظاہر کی مقام ورٹ فرہ پر اسنے فتح پائی جس سے اسکی بڑی ناموری
ہوئی اسکے بعد اس نے وڑسٹن پر قبضہ کر لیا اور سکسنی کے بادشاہ نے اسکے
ساتھ صلح کرنیکا سلسلہ جنبانی شروع کردی یہ دیکھکر کہ ابھی تک اسمیں
ملک فتح کرنیکے لئے جان باقی ہے، اسکے دشمن دنگ ہو گئے مہلت جنگ اور پراگ
میں ایک کمیٹی مقرر ہوئی جسکا ظاہرا منشا صلح کرنیکا تھا ان کو اپنی کمی اور
ضروریات پورا کرنیکا موقع مل گیا اور آسٹریا کا بادشاہ ان کے ساتھ آملا
جب کمیٹی ہو چکی اور لڑائی شروع ہوئی آسٹریا پرشیا کے ساتھ مل گیا تو
لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ صرف خوش قسمتی اور کسیقدر واقفیت فنون جنگ
نپولین کی تباہی ہو چکی ہے ایک دفعہ اور اُس نے اپنے دشمنوں کو کام ڈرسڈن پر
شکست دی یہاں موریو مارا گیا جو شرم کے مارے اپنے ملک کے برخلاف
روس سے جا ملا تھا۔ لیکن اس اثنا میں نیپولین کے جرنیل بڑی بڑی
غلطیاں کر رہے تھے۔ سیکڈونلڈ اور نے دونوں کو شکست ہوئی۔ وینڈ
ہم آٹھ ہزار آدمی سمیت قید ہوا۔ اب صرف یہ تدبیر تھی کہ یا واپس ہو جائیں
یا عام لڑائی کریں۔ نپولین عام لڑائی پر آمادہ ہو گیا۔ اس عظیم الشان خونی
لڑائی میں اس نے روس پرشیا۔ آسٹریا۔ سویڈن کی ۳ لاکھ ستر ہزار
فوج سے علاوہ فوج کمک کے ساتھ مقابلہ کیا چودہ تاریخ سے ۱۸ تک متواتر
بڑی بڑی لڑائیاں ہوتی رہیں جن میں فرانسیسیوں نے فتح کیو اسطے بڑی
کوشش کی لیکن نپولین انہیں تاریخ کو عود کرنے پر مجبور ہوا اور .. ۵۰
آدمی کا نقصان ہوا۔ جب وہ واپس آرہا تھا تو بوریاوالوں نے اسکو راستہ
میں روک لیا۔ اس نے بڑی بہادری سے شکست دی لیکن انجام بہت
قریب تھا۔

۱۸۱۴ء بے سود کوششیں

روس۔ سویڈن۔ پرشیا۔ آسٹریا کی فوج قریباً ۴ لاکھ ہالنڈ اور روی

رائن کے کنارے جمع ہوئی تھیں اب ایسا وقت آگیا تھا کہ کوے عقاب کے گھونسلہ میں جاکر اس پر حملہ کرنیکی جرات کرتے تھے ۱۸۱۴ء کے شروع میں ایک دفعہ اور غیر ملکوں کی فوجیں فرانس میں خیمہ زن ہوئیں نپولین نے پہلے کبھی ایسے معاملات جنگی میں ذہانت اور دانائی ظاہر نہ کی تھی۔ اور کبھی اسطور پر اہل فرانس نے ثابت نہ کیا تھا کہ ان کی کارگذاری عمدہ ورلائق افسر کی ماتحتی میں کہاں تک بہتر ہو سکتی ہے اس نے شیر کی طرح اس جال کو جو اسکے دشمن پھیلا رہے تھے سخت کوشش سے توڑ ڈالا۔ پرشیا روس۔ آسٹریا کو ایک ایک کرکے مقام چھوبرٹ متو نمبر بل۔ جالونیل پر شکست دی لیکن اسکے جرنیلوں نے اسکا ساتھ چھوڑ دیا اور اپنے آپ دشمن سے صلح کر لی۔ سینٹ جو کسی زمانہ میں اسکے تابعدار تھے۔ اب اسکے برخلاف ہو گئے۔ ٹالیرانڈ نے خاندان بوربون کے بچانے کے واسطے پہلے سے تجویز کر رکھی تھی جبکہ نپولین جرمنی دشمنوں کی ایک فوج کے ساتھ لڑائی میں مشغول تھا دشمن کی دوسری فوج نے دارالخلافہ کیطرف رخ کیا اور جب وہ محصورین کی مدد کیواسطے جلدی واپس آرہا تھا تو راستہ میں اس نے سنا کہ پیرس مطیع ہو گیا اب اس نے سمجھا کہ سب کارہا تھ سے گیا ہو

البا کا جزیرہ لبطور سلطنت۔ چار سو آدمی بطور سپاہ۔ خطاب شاہنشاہی کا بحال رہنا اور رہنے کے ملازمانی اخراجات وغیرہ کیواسطے کسیقدر وظیفہ اگر وہ بھی نہیں دیا اور چند دیگر شرائط خستہ حال نپولین کو پیش کی گئیں اور جبراً منظور کرائی گئیں نپولین نے فرانس چھوڑ دیا اور ایام ہشت دلیہ انسا دربوز میں حکومت کرنی شروع کی لوئی بڑا نیک نہاد پاک باطن آدمی شریف آدمی تھا اور اپنے بھائی لوئی شانز دہم سے شکل [illegible] ملتا جلتا تھا اس نے کہا میں سلطنت نہیں چاہتا مرا ایا پیز اس حالت میں جبکہ وہ لڑائی سے پہلے ستی ہو جائے لیکن جو لوگ بادشاہ کے رکم

تھے وہ بادشاہت سلطنت کے خواہاں تھے انہوں نے فوج کو حقیر جانا
اور لعنت ملامت کی اور پرانے افسروں کو جو حملہ آور کے خلاف لڑے تھے
موقوف کر دیا انکی جگہ اجنبیوں کو جنہوں نے سرحد کے پرے امن وامان
سے سازش کی تھی اور جو کہ اب گروہ کے گروہ بھوکے ٹڈی دل کیطرح
پنشن اور عہدے لینے کے واسطے آئے تھے رکھ لیا۔ چند مہینوں کے
عرصہ میں انہوں نے بڑی بڑی غلطیاں کھائیں اور ابھی پورا سال بھی نہ
گذرنے پایا کہ تخت لینے کے واسطے آموجود ہوا تو

آخری کوشش ناکامیابی تباہی

۱۸۱۵ء واٹرلو کی لڑائی کے باعث صفحہ روزگار پر ہمیشہ کیلئے رہیگا یہ بڑی
دلیرانہ کوشش تھی نپولین کسیطرح کامیاب نہیں ہو سکتا تھا اور
ان ریاستوں نے مسلم ارادہ کر لیا تھا کہ نپولین سے کبھی صلح نہ کریں گے
اگر بالفرض فرانسیسی فوج کو ۱۸ جون کو مہلک شکست نہ ہوتی اگر
نپولین بروس اور انگریزوں کو شکست دینے میں کامیاب ہو جاتا تو بھی
اسکو آسٹریا، پرشیا کی فوج کثیر کے ساتھ مقابلہ کرنا پڑتا اور روس بھی۔
سویڈن اور ہالینڈ سے اسکے غنیم کو برابر کمک پہنچ جاتی۔ چونکہ فرانسیسی
کئی سالوں سے برابر جنگی خرچ اٹھانے سے تنگ اور مایوس ہو گئے تھے
اسواسطے ایسے موقعوں پر تھوڑے بر آمد ہو سکتے تھے۔ پہلے نپولین
لوگوں کا بادشاہ تھا۔ اب صرف فوج کا بادشاہ رہ گیا تھا۔ اگر واٹر
لو کی لڑائی میں مارا جاتا تو اچھا ہوتا۔ کیونکہ اس نے چھ سال واٹرلیں
حالت قید میں بڑی مصیبت سے کاٹے اور انہی چھ سال کے عرصہ میں
غم اس نیک مزاج قیدی پہ کوئی عزت کا نکس نہ جو اپنی سخت تکلیف

ظاہر کرنے میں بڑا مستعد رہتا تھا اور انگریزوں کی عظیم الشان حکومت پر جس نے اسکو بیشمار چھوٹی چھوٹی بندشوں سے گھیر رکھا تھا اور نہ اس جنگی گورنر پر جو اسکے ساتھ مجرم سنگین کیطرح سلوک کرتا تھا یہ بات ضرور تھی کہ وہ خیال اور احتیاط سے کی جاتی اور یہ بات ہرگز شایاں نہ تھی کہ اسکو جنرل بونا پارٹ سے خطاب کرنا بالکل موقوف کر دیا گیا اور ایک لفظ نپولین کا اس فیسر مرد کی قبر کے پتھر پر کندہ نہ کئے جانیکا حکم وزارت کی سفلگی اور کم ظرفی ظاہر کرتا تھا جس نے کہ یہ حکم بھیجا تھا کہ کوئی لفظ کسی قسم کا نہ لکھا جائے سوائے منحوس نام جنرل بونا پارٹ کے :: اس مصیبت اور تکلیف کے زمانہ دراز میں اس قیدی کو ایک امر پر غور و فکر کرنیکا موقع مل گیا - جو اسکو سرگرم تکلیف اور مصروفیت کے زمانہ بادشاہت میں نصیب نہیں ہوا تھا اسکو الباہی میں پہلے سے معاملات کا نتیجہ معلوم ہونے لگا تھا - اور کامیابی اور فتح کی فاسد اور ناپائدار چمک حادثات نے مٹا دی تھی اس نے کہا میں نے تین بڑی بھاری غلطیاں کیں وہ یہ ہیں ::

(۱) مجھے اسپین کا ساتھ چھوڑ کر انگلستان کے ساتھ صلح کر لینی چاہیے تھی ::

(۲) مجھے پولنڈ کی بادشاہت اسکے اصلی وارثوں کو دیدینی چاہیے تھی اور ماسکو نہ جانا چاہیے تھا ::

(۳) مجھے ۱۸۱۳ء میں فرینکفرٹ کا عہدنامہ منظور کر لینا چاہیے تھا اور ہمبرگ اور چند دیگر ملکوں سے دست بردار ہونا پڑا مجھے تھا جو میرے کسی کام کے نہ تھے۔

ہمارا یہ تھا کہ کافی نہیں کہ اسکو حالت قید غور و فکر کا موقعہ ملا - اسکے

تحریر کلیل سے جو اپنے مذہب عیسائی کی بابت لکھی تھی معلوم ہوتا ہے کہ نپولین نے سمجھ لیا تھا کہ یہ میری اپنی چال چلن کا قصور ہے گو واضح طور پر نہیں نقصان وہ خود پرستی اور خود پسندی نے یہ غم فاسد اسکے دل میں پیدا کردیا تھا۔ کہ تمام چیزیں اسکے ارد گرد گھومتی ہیں بالمقابل اس محبت کے جو انجیل کے پند و نصائح کا خلاصہ ہے اس نے صندوق سے انجیل پر ہاتھ رکھکر کہا کہ وہ روح کبھی گمراہ نہیں ہوگی یہ کتاب جس کی راہبر ہے

نپولین نے پانچویں مئی ۱۸۲۱ء کو وفات پائی اِن ٹوٹے پھوٹے الفاظ سے جو مرتے وقت اسکے منہ سے نکلے اسکے وفادار نگہبان جو اسکے بستر مرگ کے پاس تھے یہ معلوم کرسکے کہ اسکے خیالات فرانس کی زمین کی طرف تھے۔ اسکا فخر اور امید تھی اور اس فوج کیطرف جسکے ذریعہ سے اس نے اتنی لڑائیاں فتح کیں ٹھیک رہی ہیں ان کے ساتھ ہی اسکے کانپتے ہوئے لبوں پر اس خداوند جل جلالہٗ کا نام آیا جسکے سامنے اس دنیا کے بادشاہوں کی شان و شوکت اس کہانی کی طرح جو ناظرین کو سنائی گئی۔ گذر جاتی ہے ؎

تمام شد

ذخیرۂ صنعت و حرفت، کیمیا، ادب، دولتمند بنانے والی کتابیں، حفظ صحت و طب

ذخیرۂ صنعت و حرفت حصہ اول عہ
،، ،، حصہ دوم عہ
،، ،، حصہ سوم عہ
،، ،، حصہ چہارم عہ
،، ،، حصہ پنجم عہ
،، ،، حصہ ششم عہ
،، ،، حصہ ہفتم عہ
،، ،، حصہ ہشتم عہ
چھریاں چاقو بنانا ۸ر
دباغت ۸ر
عملی صابون سازی عہ
ولائتی چھپائی ۸ر
روشنائی ۱۰ر
آتشبازی ۱۲ر
سیمنٹ ۸ر
جلا و آبداری ۸ر
ہر قسم کے روغن و وارنش
مصنوعی موتی سازی
نگینے لگانا
مٹی کے برتنوں پر کانچ چڑھانا

مکمل برقی ٹاٹ عہ
تربیت الاطفال ۸ر
موم بتی بنانا ۸ر
کلید صنعت حصہ اول عہ
بسکٹ کا کارخانہ ۸ر
کاغذ سازی ۸ر
گنجینہ جلد اول ۸ر
آئینہ جواہرات عہ
خوان یغما ۸ر
صابون سپاش ۸ر
رسالہ فوٹو گرافی ۸ر
مربہ حلوا جات
چٹنیاں
حرکون کیمیا
غذا
سلطان نامہ
حیات النبی فی ذکر نبی کریم
تاریخ بنی عثمان عہ

حضرت عمر
تاریخ الخلفاء ۸ر
تاریخ افغانستان
سفرنامہ میکسیکو
حالات ایران
قوانین عثمانی
انگلینڈ و اسلام ۸ر
آئینہ عصر جدید
الاقتصاد
فتح الیمن
شرح عقائد نسفی
درر الحکمان
مذاہب اسلام
سیر القرآن
پیغام اسلام
خلیفۃ الرحمٰن فی تسہیل القرآن
کشف الستور ۶ر
رسالہ حل لغات ۱۰ر
عیسوی

تاریخ ایران قدیم عہ
اقوام ترکی
بورژوں کا کچا چٹھا
سلسلۃ الملوک ۸ر
نامہ خسروان عہ
روزنامچہ مہاراجہ رنجیت سنگھ
سیر و تفریح ۸ر
تاریخ دربار اکبری
سفرنامہ عراق عرب
حیات امیر ۸ر
خالد بن ولید
مفتاح البلاغت
عجیب و غریب معلومات
علم پیپا ۸ر
خط تقدیر ۱۲ر
نوشتہ تقدیر ۱۲ر
دنیا کی خفیہ انجمنیں دنیا کے ہر طبقہ و زمانہ کی خفیہ انجمنوں کے

حفظ صحت و طب

تحفۂ حفظ صحت
قیمتی اور مجرب نسخے
... کے حفظ صحت کے کاموں میں ... چوتھائی صدی کا شائع ہوئے ... کے ہیں مجربات حفظ
صحت حصہ اول عہ
،، حصہ دوم عہ
،، حصہ سوم
،، حصہ چہارم
،، حصہ پنجم عہ
،، حصہ ششم عہ
،، حصہ ہفتم عہ
،، حصہ ہشتم عہ
رہنمائے فن عطاری ۱۲ر
ذخیرہ
قوت مردانگی ...
... کا علاج

ملنے کا پتہ: [illegible]